روزنامہ

ورقِ تازہ

ناندیڑ

THU.15.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 241
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

بروز جمعرات 15/اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 241
۳/جمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)

اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

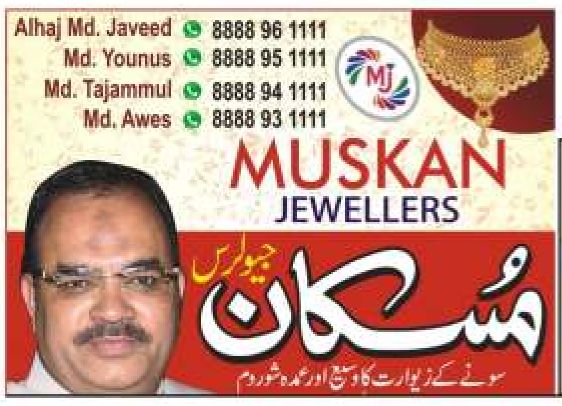

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

جئے پور ایئرپورٹ پر ہائی جیک الرٹ سے افراتفری، ایئر انڈیا کے مسافر طیارہ کی ہوئی ایمرجنسی لینڈنگ

دہلی: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): جے پور ہوائی اڈے پر طیارہ ہائی جیک (یرغمال) ہونے کا الرٹ ملنے کے بعد افراتفری مچ گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یرغمال بنائے جانے کا الرٹ ملتے ہی ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-2030 کی جے پور ہوائی اڈے پر بحفاظت ہنگامی لینڈنگ کرائی گئی۔ یہ طیارہ جرمنی کے فرینکفرٹ سے دہلی جا رہا تھا۔ اطلاعات کے مطابق احمد آباد ایئر ٹریفک کنٹرول (اے ٹی سی) کو طیارے کے حوالے سے الرٹ ملا تھا، جس کے بعد سیکورٹی ایجنسیاں فوری طور پر مستعد ہو گئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ طیارے کے پائلٹ نے چند سیکنڈ کے لیے اسکواک-7500 کوڈ جاری کیا تھا۔ ہوا بازی کے شعبہ میں اسکواک-7500 کوڈ کا استعمال یرغمال بنائے جانے یا طیارے پر غیر قانونی قبضے کی صورت حال کا اشارہ دینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اسی الرٹ کے بعد طیارے کا رخ جے پور کی جانب موڑ دیا گیا اور وہاں بحفاظت لینڈنگ کرائی گئی۔ موصولہ اطلاع کے مطابق صبح تقریباً 45.9 بجے طیارے کو جے پور ہوائی اڈے کے آئسولیشن وے پر لے جایا گیا۔ سیکورٹی سے متعلق ہنگامی صورت حال میں طیارے کو آئسولیشن وے پر رکھا جاتا ہے، تاکہ سیکورٹی ایجنسیاں اس کی جانچ کر سکیں اور اسے دیگر طیاروں سے الگ رکھا جا سکے۔ فی الحال الرٹ کی وجہ اور پائلٹ کی جانب سے اسکواک-7500 کوڈ جاری کیے جانے کے اسباب کے بارے میں سرکاری تصدیق کا انتظار ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل 30 ستمبر 2026 کو دبئی سے اسرائیل کے تل ابیب جا رہی فلائی دبئی کی پرواز ایف زیڈ-1073 سے بھی ہائی جیک کا الرٹ موصول ہوا تھا۔ بوئنگ-737 میکس طیارے نے پہلے ہنگامی کوڈ 7700 اور پھر کچھ وقت کے لیے اسکواک-7500 جاری کیا تھا۔ کوڈ 7500 طیارے کو یرغمال بنائے جانے یا اس میں غیر قانونی مداخلت کے خدشے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس کے بعد طیارے کا راستہ تبدیل کیا گیا اور سعودی عرب کے تبوک ہوائی اڈے پر اس کی ہنگامی لینڈنگ کرائی گئی۔ اس واقعہ میں طیارے کے عمانی معاون پائلٹ پر مرکزی پائلٹ پر حملہ کرنے اور طیارے کو تل ابیب ہوائی اڈے کے ٹرمینل سے ٹکرانے کی کوشش کرنے کا الزام ہے۔ طیارے کی بلندی میں تیزی سے کمی آئی اور صورت حال پر قابو پانے کے لیے طیارے میں موجود دوسرے پائلٹوں اور مسافروں نے مداخلت کی۔ طیارے کو بحفاظت تبوک میں اتار لیا گیا۔ معاملے کی تحقیقات کے دوران حکام نے اسے طیارے پر قبضہ کرنے کی مبینہ کوشش کے طور پر دیکھا ہے۔

”ثبوت سنبھال کر رکھیے، انصاف ملے گا“

راہل گاندھی نے این ایس یو آئی طلبہ کی پٹائی کا معاملہ اٹھایا

دہلی: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف جاری احتجاج کے دوران این ایس یو آئی کارکنوں کے ساتھ مبینہ مارپیٹ کا معاملہ اب سیاسی طور پر مزید گرم ہو گیا ہے۔ کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے متاثرہ طلبہ کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کرکے ان کی بات ملک کے سامنے رکھی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یہ طلبہ صرف اپنی تنظیم کی نہیں بلکہ پورے ملک کے نوجوانوں کی آواز ہیں۔ راہل گاندھی نے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے ساتھ پیش آنے والے ہر واقعے کی ویڈیوز اور دیگر ثبوت محفوظ رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی نوجوانوں کی آواز دبانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ ملک کے طلبہ کی طاقت کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔ ان کا کہنا تھا کہ ناانصافی کرنے والوں کو مستقبل میں جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں موجود این ایس یو آئی کارکن سمرتھ نے دعویٰ کیا کہ تنظیم کے ارکان 4 اکتوبر سے پُرامن احتجاج کر رہے تھے۔ ان کے مطابق 5 اکتوبر کو پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا اور بعد میں پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن پہنچایا گیا۔ سمرتھ کا الزام ہے کہ وہاں وہاب سنگھ تومر نامی پولیس اہلکار سمیت تقریباً 20 پولیس اہلکاروں نے ان کے ساتھ بری طرح مارپیٹ کی۔ انہوں نے بتایا کہ بعد میں انہیں پچھلے راستے سے باہر نکالا گیا اور دہلی کینٹ لے جاتے وقت کانسٹیبل انکت کاسانا مسلسل ان کی پٹائی کرتا رہا۔ سمرتھ نے یہ الزام بھی لگایا کہ سفر کے دوران ان کے ساتھی دھرمیندر کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ جب دھرمیندر نے الٹی آنے کی بات کہی تو پولیس اہلکاروں نے انہیں بیگ میں ہی الٹی کرنے کو کہا۔ پریس کانفرنس کے دوران راہل گاندھی نے ایک خاتون مظاہرہ کار کا تعارف کراتے ہوئے انہیں شیرنی کہا۔ راہل کے مطابق مبینہ مارپیٹ اور دباؤ کے باوجود وہ خوف زدہ نہیں ہوئیں اور ان کے دل میں کسی کے لیے نفرت بھی نہیں ہے۔ راہل نے کہا کہ مشکل حالات میں بھی خاتون مظاہرہ کار نے جس طرح ہمت اور تحمل کا مظاہرہ کیا، وہ دوسرے نوجوانوں کے لیے ایک مثال ہے۔ خاتون مظاہرہ کار نے بتایا کہ احتجاج کے دوران پولیس نے انہیں اور دیگر کارکنوں کو تین بسوں میں بٹھا کر حراست میں لیا تھا۔ ان کے مطابق، جس بس میں وہ موجود تھیں، اس میں دو لڑکیوں کے علاوہ این ایس یو آئی کے تقریباً 20 سے 30 کارکن بھی تھے۔ انہوں نے بتایا کہ بس میں چنچل یادو نامی ایک خاتون کانسٹیبل بھی تعینات تھیں۔ خاتون کا کہنا ہے کہ حراست میں لیے جانے کے بعد کچھ کارکنوں نے دوبارہ احتجاج کرنے کی کوشش کی۔ احتجاج جاری رکھنے کے لیے چند افراد بس سے اتر کر اسے روکنے کی کوشش کرنے لگے اور بس کے سامنے بیٹھ گئے۔ ان کا الزام ہے کہ اسی دوران خاتون کانسٹیبل چنچل یادو نے ان کا گلا پکڑ کر کھینچا اور زور سے دھکا دیا، جس سے وہ سیٹ پر گر گئیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کے بعد ان کے چہرے اور کان کے قریب ناخنوں سے خراشیں لگائی گئیں۔ خاتون کے مطابق، احتجاج کرنے پر کانسٹیبل نے انہیں تھپڑ مارتے ہوئے کہا، لو، ایک اور تھپڑ کھا لو۔ این ایس یو آئی کے ایک اور کارکن دھرمیندر کمار نے بھی پولیس پر سنگین الزامات عائد کیے۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس اہلکاروں نے ان سے کہا کہ بولو، دہلی پولیس تمہارے پاپا ہیں۔ دھرمیندر نے دعویٰ کیا کہ ان کے ساتھ بھی مارپیٹ کی گئی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ انکت کاسانا نامی ایک پولیس اہلکار نے انہیں چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اپنے لیڈر کو بلا لو، تمہیں بچانے کوئی نہیں آئے گا۔ دھرمیندر نے واضح کیا کہ وہ پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں اور ناانصافی کے خلاف اپنی تحریک جاری رکھیں گے۔ پریس کانفرنس کے دوران موجود مظاہرین میں سے ایک شخص نے بانسری پر مہاتما گاندھی کا پسندیدہ بھجن ویشنو جن تو بجایا۔ اس موقع پر انہوں نے پیغام دیا کہ نفرت کا جواب نفرت سے نہیں بلکہ محبت اور عدم تشدد سے دیا جانا چاہیے۔ پریس کانفرنس کے اختتام پر راہل گاندھی نے ایک بار پھر طلبہ کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ متاثرہ نوجوانوں کی باتیں دراصل ہندوستان کی آواز ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ پولیس کارروائی سے متعلق تمام ثبوت محفوظ رکھیں۔ راہل نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کی سوچ اور آواز ایک ہے، انہیں ڈرا کر یا دبا کر خاموش نہیں کرایا جا سکتا۔ ان کا ماننا ہے کہ جمہوریت میں نوجوانوں کی شمولیت سب سے بڑی طاقت ہے اور اسے کمزور کرنے کی کسی بھی کوشش کی مخالفت کی جانی چاہیے۔

’آرامکو‘ پر حوثیوں نے کیا میزائل حملہ

ریاض: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): سعودی عرب اور حوثی باغیوں کے درمیان جاری تصادم اب خطرناک موڑ پر پہنچ گیا ہے۔ منگل کی دیر رات سعودی عرب کے مشرقی شہر ظہران میں دنیا کی سب سے بڑی تیل کمپنی ’آرامکو‘ کے ایڈمنسٹریٹو احاطہ کو بیلسٹک میزائل سے نشانہ بنایا گیا۔ سعودی سرکاری خبر رساں ایجنسی ایس پی اے نے بدھ کو وزارت توانائی کے ایک افسر کے حوالہ سے بتایا کہ حملہ کے بعد عمارت میں آگ لگ گئی، تاہم کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی ایک رپورٹ کے مطابق کمپنی سے وابستہ ذرائع نے بتایا کہ میزائل حملہ میں دفتر کی عمارت کی اوپری 3 منزلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ مذکورہ ذرائع اور اس معاملے سے واقف 2 دیگر افراد نے بھی عمارت میں آگ لگنے کی اطلاع دی۔ حالانکہ دستیاب رپورٹ میں حملہ کی ذمہ داری کے حوالے سے آزادانہ تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ آرامکو کا یہ احاطہ کمپنی کے ایک اہم عملیاتی مرکز کے طور پر کام کرتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی تیل کمپنیوں میں شامل آرامکو سعودی عرب کی معیشت کی ایک اہم بنیاد ہے۔ اس کے عملیاتی نیٹورک میں تیل کے کنویں، پائپ لائنیں، ریفائنریاں اور برآمدی ٹرمینل شامل ہیں۔ سعودی قیادت والے اتحاد نے بتایا کہ ظہران کے اوپر روکے گئے ایک میزائل کے ٹکڑے رہائشی علاقے میں گرے۔ تاہم، اس سے ہونے والے نقصان کے بارے میں تفصیلی معلومات نہیں دی گئیں۔ حکام نے ریاض اور ملک کے جنوبی حصہ میں بھی میزائلوں اور ڈرون کو روک کر تباہ کرنے کی اطلاع دی۔ اس سے قبل منگل کو سعودی عرب کے ولی عہد محمد بن سلمان کی صدارت میں ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں حوثیوں کو بار بار حملے کرنے کے سنگین نتائج بھگتنے کی وارننگ دی گئی تھی۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ ایک ہفتہ سے حوثی باغی سعودی عرب کے اہم ٹھکانوں پر میزائل اور ڈرون حملے کر رہے ہیں۔ ان میں راجدھانی ریاض کا ہوائی اڈہ بھی شامل ہے۔ ہفتہ کے روز ریاض کے ہوائی اڈہ پر ہونے والے بیلسٹک میزائل حملے میں 13 افراد کی موت کی اطلاع دی گئی تھی۔ رپورٹ میں اسے گزشتہ ایک دہائی کے دوران سعودی عرب پر ہونے والا سب سے ہلاکت خیز حملہ قرار دیا گیا ہے۔ مسلسل حملوں کے باعث ملک میں پروازوں کی خدمات بھی متاثر ہوئیں۔ یہ واقعات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب سعودی عرب میں توانائی کے ایک بڑے اجلاس کا انعقاد ہو رہا تھا۔ ظہران پر حملہ سے قبل حوثی ترجمان یحییٰ سریع نے یمن کی راجدھانی صنعا پر سعودی قیادت والے اتحاد کے حملوں کے جواب میں ’سخت اور دردناک‘ کارروائی کرنے کی وارننگ دی تھی۔ ان کے مطابق ممکنہ نشانہ بننے والے ٹھکانوں میں ظہران میں واقع آرامکو کا صدر دفتر اور ریاض کی ایک تیل ریفائنری شامل تھے۔ حوثیوں نے سعودی عرب میں تیل کے شعبے سے وابستہ ملازمین کو بھی ان ٹھکانوں سے دور رہنے کی وارننگ دی تھی جنہیں وہ ممکنہ ہدف سمجھتے ہیں۔ حوثی باغیوں نے منگل کو الزام لگایا کہ سعودی عرب صنعا پر حملے کر رہا ہے۔

ایس آئی آر کے خلاف اسدالدین اویسی بھی سپریم کورٹ پہنچے

نئی دہلی: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے بدھ کے روز الیکشن کمیشن کی جانب سے ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے طریقۂ کار کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ اس سے پہلے لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھڑگے اور دیگر اپوزیشن رہنما بھی سپریم کورٹ سے رجوع کر چکے ہیں۔ انہوں نے اس عمل میں ضابطوں کی مبینہ خلاف ورزیوں کا الزام لگاتے ہوئے ووٹروں کے اعداد و شمار اور ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے عمل کے آزادانہ آڈٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ اپوزیشن کی عرضی میں ووٹروں کے ڈیٹا اور فہرستوں سے نام ہٹانے کے عمل کی آزادانہ جانچ کے ساتھ سپریم کورٹ کے کسی ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس کمیٹی کو نظرثانی کے عمل اور ووٹر فہرستوں و الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) سے متعلق تکنیکی نظام کا جائزہ لینا ہوگا۔ عرضی گزاروں نے اس سے پہلے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کی جانب سے دوسرے الیکشن کمشنروں کی معلومات یا رضامندی کے بغیر الیکشن کمیشن کے اجتماعی اختیارات استعمال کیے جانے پر سوال اٹھائے تھے۔ انہوں نے ملک گیر ایس آئی آر کرانے کے فیصلے سے متعلق فائلیں، اجلاسوں کی کارروائیاں، نوٹنگ اور اعتراضات سمیت تمام سرکاری ریکارڈ پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ووٹ چوری کے ساتھ ہی کانگریس نے حکومت کو مہنگائی پر بھی گھیرا

دہلی: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): ان دنوں ملک کی اہم اپوزیشن پارٹی کانگریس مرکزی حکومت کو گھیرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ ایک طرف کانگریس ووٹ چوری اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف زوردار تحریک چلا رہی ہے، وہیں دوسری طرف مودی حکومت کو مہنگائی کے محاذ پر بھی گھیرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے پیر کو ان دونوں محاذ پر ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ مودی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے ایکس پر جاری پوسٹ کی شروعات ہی ایک دلچسپ سلوگن کے ساتھ کی ہے ”ووٹ چوری سچائی ہے کمر توڑ مہنگائی ہے۔“ اس سوشل میڈیا پوسٹ میں مستقل بڑھ رہی مہنگائی پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک اخبار کا اسکرین شاٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ ”سرخی بتاتی ہے ستمبر ماہ میں مہنگائی ۵۴.۵ فیصد پہنچ گئی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ خردہ مہنگائی ۴۲.۷ فیصد ہو گئی ہے۔ یعنی کھانے کی تقریباً ہر چیز کی قیمت حد پار کر چکی ہے۔ مثلاً پیاز ۱۰۸ فیصد مہنگا، لہسن ۵۵ فیصد، ادرک ۹۳ فیصد اور لیموں ۳۶ فیصد مہنگا ہو گیا ہے۔“ اس میں آگے لکھا گیا ہے کہ ”سرکاری اعداد و شمار کے مطابق خردہ مہنگائی مارچ میں ۳۰.۳ فیصد سے لگاتار بڑھتے ہوئے ستمبر میں ۵۴.۵ فیصد پر پہنچ گئی، جو ۴۳ ماہ کی اعلیٰ سطح ہے۔“ کانگریس جنرل سکریٹری کا کہنا ہے کہ مہنگائی کا اثر صرف تھالی تک محدود نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹیشن، تعلیم، کپڑے و جوتے اور گھریلو سامان سمیت بھی ضروری سامان مہنگے ہو رہے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”غریب کی تھالی سے نوالہ، متوسط طبقہ کی جیب سے بچت غائب ہو رہی ہے اور قرض کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے، لیکن وزیر اعظم جی تکبر میں ڈوبے ہیں۔“

جوہر یونیورسٹی کے مالیاتی معاملوں سے متعلق اعظم خان پر ای ڈی کی ایف آئی آر

دہلی: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے اترپردیش کے ضلع رامپور میں سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان، مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ اور دیگر کے خلاف جوہر یونیورسٹی سے جڑے مبینہ مالیاتی بے ضابطگیوں کے معاملے میں ایک نئی ایف آئی آر درج کی ہے۔ ایجنسی اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ آیا سرکاری فنڈز، ٹرسٹ کو ملنے والے چندوں اور فنڈز کا رخ موڑ کر یونیورسٹی میں تعمیراتی کاموں کیلئے استعمال کیا گیا ہے یا نہیں۔ اطلاعات کے مطابق یہ ایف آئی آر رامپور کے عظیم نگر پولیس اسٹیشن میں سرکاری فنڈز کے مبینہ غبن اور دھوکہ دہی کی دفعات کے تحت درج کی گئی ہے۔ منگل کو ای ڈی کی ایک ٹیم نے منی لانڈرنگ کی جاری تحقیقات کے سلسلے میں رامپور ڈسٹرکٹ جیل کے اندر اعظم خان سے پوچھ گچھ کی۔ یہ پوچھ گچھ مبینہ طور پر تقریباً آٹھ گھنٹوں تک جاری رہی، جس دوران حکام نے ٹرسٹ کو موصول ہونے والے چندوں، تعمیراتی اخراجات اور ٹھیکیداروں اور کمپنیوں سے جڑے مالی لین دین کی تفصیلات حاصل کیں۔ ای ڈی نے پوچھ گچھ کے نتائج کی تفصیلات پر تاحال کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق، ایجنسی مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی میں تعمیراتی کاموں پر ظاہر کیے گئے تقریباً ۴۹۳ کروڑ روپے کے اخراجات کی جانچ کر رہی ہے۔ تفتیش کار اس بات کا پتہ لگانے کیلئے معاون مالیاتی ریکارڈ اور اکاؤنٹس کی جانچ کر رہے ہیں کہ یہ رقم کیسے اکٹھا کی گئی اور کہاں خرچ ہوئی۔ ای ڈی اس الزام کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ اترپردیش حکومت میں اعظم خان کے بطور وزیر مملکت یا کابینہ وزیر کے دورِ اقتدار میں، سرکاری فنڈز سے خریدی گئی تقریباً ۸۵ کروڑ روپے مالیت کی تعمیراتی اشیاء نجی یونیورسٹی کے کیمپس میں استعمال کی گئیں۔ مبینہ طور پر ان مواد کے استعمال سے ہاسٹل، اسپتال اور پنڈال سمیت دیگر سہولیات کی تعمیر میں مدد ملی۔ یہ دعوے ان الزامات کا حصہ ہیں جن کی تحقیقات کی جا رہی ہیں اور عدالت کی طرف سے انہیں تاحال ثابت شدہ نتائج کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔ ایجنسی اس بات کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ آیا سرکاری ٹھیکیداروں نے چندے اور تعمیراتی لین دین کے ذریعے مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ یا یونیورسٹی کو رقم منتقل کی تھیں۔ اس تفتیش میں میرٹھ کے دو اداروں کی طرف سے ٹرسٹ کو دیے گئے تقریباً ۶ کروڑ روپے کے چندے کا معاملہ بھی شامل ہے، جو کہ سماجوادی پارٹی کی سابق ایم ایل سی ڈاکٹر سروجنی اگروال سے جڑے ہیں، جنہوں نے بعد میں بی جے پی میں شمولیت اختیار کر لی تھی۔ ایجنسی ان چندوں کے ذرائع اور اس راستے کی جانچ کر رہی ہے جس کے ذریعے یہ رقم ٹرسٹ تک پہنچی۔ اس کے علاوہ، ڈاکٹر اگروال کے میڈیکل کالج سے متعلق سی بی آئی (سی بی آئی) کی تفتیش کی بھی اطلاع دی گئی ہے، تاہم اس تفتیش کی نوعیت اور حیثیت کو جوہر ٹرسٹ کے سلسلے میں ای ڈی کی جانچ سے الگ سمجھا جانا چاہیے۔ گزشتہ ۱۹/اگست کو ای ڈی نے رامپور، سہارنپور اور دہلی میں اعظم خان، ٹرسٹ اور یونیورسٹی سے جڑے ۱۰/ٹھکانوں پر چھاپے مارے تھے۔ یہ منی لانڈرنگ کی تحقیقات رامپور میں درج ۲۷/ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کی گئی ہیں، جن میں دھوکہ دہی، جعل سازی اور مجرمانہ سازش کے الزامات شامل ہیں۔ ایجنسی ان دعووں کی جانچ کر رہی ہے کہ یونیورسٹی اور ٹرسٹ نے کسانوں اور دشمن جائیدادوں کی زمینوں پر غیر قانونی طور پر قبضہ کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جرائم سے حاصل ہونے والی کمائی کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ ای ڈی نے ٹرسٹ اور یونیورسٹی سے جڑے کئی افراد سے بھی پوچھ گچھ کی ہے، جن میں ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ (سی اے)، یونیورسٹی کے حکام، ایک ٹھیکیدار اور سماجوادی پارٹی کے ایم ایل اے نصیر احمد خان شامل ہیں، جو اس سے پہلے ٹرسٹ کے جوائنٹ سکریٹری کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ واضح رہے کہ محمد علی جوہر یونیورسٹی کی بنیاد ۲۰۰۶ء میں اعظم خان نے رامپور میں رکھی تھی۔ اترپردیش کے سابق کابینہ وزیر اور رکن پارلیمنٹ کو ماضی میں کئی مجرمانہ مقدمات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور وہ ان میں سے کچھ مقدمات میں قصوروار بھی قرار دیے جا چکے ہیں۔

”نوجوان ڈرنا مت، آپ کی دیدی آپ کے ساتھ ہے“ CJP لیڈروں کی گرفتاری پر گرجی ممتا بنرجی

کلکتہ: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) کے رہنماؤں آشوتوش رانکا اور سوروداس کی گرفتاری پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر ایک بیان پوسٹ کیا ہے۔ ممتا بنرجی نے اس کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف دو لیڈروں کا معاملہ نہیں ہے بلکہ پوری نوجوان نسل کو ڈرانے اور خاموش کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے جمہوریت اور اپنے آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے متحد ہونے کی اپیل کی۔ جانیں ممتا بنرجی نے اپنے ٹویٹ میں کیا کہا: ”آپ کی دیدی آپ کے ساتھ ہے۔“ میڈیا رپورٹس کے مطابق ممتا بنرجی نے 14 اکتوبر کو سوشل میڈیا پر اپنا پیغام شیئر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ نسلوں نے جمہوری حقوق کے لیے جدوجہد کی ہے اور یہ لڑائی جاری رہنی چاہیے۔ انہوں نے کاکروچ جنتا پارٹی کے رہنماؤں کی گرفتاری کو ناقابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ آئینی حقوق پر کبھی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ ممتا نے الزام لگایا کہ ملک کے کئی حصوں میں جمہوریت کو کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مغربی بنگال میں 14000 لوگوں کو پولیس اور سیاسی ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اپنے پیغام میں ممتا بنرجی نے حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت جمہوریت کے بنیادی اصولوں کو بھول چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کی، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے ہے۔ ممتا نے دعویٰ کیا کہ کسی بھی حکومت کا خاتمہ قریب ہوتا ہے جب وہ اصولوں کو فراموش کر دیتی ہے۔ اپنے پیغام میں انہوں نے جئے ہند، وندے ماترم، اور جئے بنگلہ کے نعرے بھی لگائے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت اور ملک کے تحفظ کے لیے عوام کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ دہلی پولیس کے مطابق کاکروچ جنتا پارٹی کے 14 ارکان کے خلاف دو ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ الزام ہے کہ 13 اکتوبر کو پارٹی کے ارکان جلسہ منتر علاقے میں بغیر اجازت کے داخل ہوئے اور ڈیوٹی پر موجود پولیس اہلکاروں کے کام میں رکاوٹ ڈالی۔ پولیس کے مطابق مظاہرین رکاوٹیں توڑ کر علاقے میں داخل ہوئے۔ وہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے نعرے لگا رہے تھے۔ اس کے بعد پولیس نے سی جے پی لیڈر سورو داس اور آشوتوش رانکا کو پانچ دن کی عدالتی حراست میں بھیج دیا ہے۔ دونوں تہاڑ جیل میں بند ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق پارٹی کے ایک اور رکن ابھنکیا شدے سے کہا گیا ہے کہ وہ اگلے چھ ماہ تک امن اور اچھے اخلاق کو برقرار رکھنے کے لیے ایک بانڈ پر دستخط کریں۔

ایران کے خلاف سخت کارروائی کریں گے، ٹرمپ کی نئی دھمکی

واشنگٹن: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو ایک بار پھر سخت کارروائی کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ واشنگٹن اسلامی جمہوریہ کے خلاف طاقتور اقدامات کرنے کے لیے تیار ہے۔ تاہم انہوں نے اس بات کو بھی دہرایا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ان کی انتظامیہ کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ درمیانی مدت کے انتخابات کے لیے اپنی انتخابی مہم کے دوران الاسکا میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے ایران کے بارے میں جارحانہ لہجہ اختیار کیا اور اشارہ دیا کہ امریکہ اب اس معاملے میں صبر کھوتا جا رہا ہے۔ ٹرمپ نے کہا: ”انتظار کیجیے، آپ دیکھیں گے کہ ہم ایران کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ ہم اس کے خلاف زبردست کارروائی کرنے والے ہیں۔ انتظار کیجیے، پھر دیکھیے۔“ انہوں نے مزید کہا، ”وہ بس انتظار کر رہے ہیں۔ انتظار کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہم ایران کے ساتھ کیا کرتے ہیں، کیونکہ اب ہمارے صبر کی حد ہو چکی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ایران کے پاس جوہری ہتھیار نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے ایسا ہتھیار حاصل کرنے دیا جائے گا۔ وہ ہزاروں ٹن چٹانوں کے نیچے دفن ہے۔“ ٹرمپ کا یہ بیان ان خبروں کے بعد سامنے آیا ہے جن میں کہا گیا تھا کہ پینٹاگون کو ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کے امکان کے پیش نظر تیاری کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ گزشتہ ہفتے امریکی ویب سائٹ ’ایکسیوس‘ نے امریکی حکام کے حوالے سے خبر دی تھی کہ امریکی سینٹرل کمانڈ کو چند روز پہلے ہدایت دی گئی کہ وہ ایران میں بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کے ممکنہ منصوبے کی تیاری مکمل کرے۔ تاہم رپورٹ کے مطابق، اس ہدایت میں کسی ممکنہ حملے کی تاریخ طے نہیں کی گئی تھی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ امریکی اور اسرائیلی حکام کا خیال ہے کہ نئی فوجی کارروائیاں 3 نومبر کو ہونے والے امریکی وسط مدتی انتخابات سے پہلے شروع ہو سکتی ہیں۔ امکان ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ کارروائیاں اسرائیل میں متوقع انتخابات سے بھی پہلے ہو سکتی ہیں، جو اس سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہونے ہیں۔ تاہم ٹرمپ نے بعد میں ایران پر نئے حملوں کے امکان سے متعلق خبروں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان ”نتیجہ خیز بات چیت“ جاری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ امریکی وسط مدتی انتخابات سے پہلے ایران پر حملہ نہیں کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ٹروتھ سوشل‘ پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مذاکرات جاری رہنے کے باوجود آبنائے ہرمز کے راستے ایرانی بحری آمدورفت پر امریکی ناکہ بندی برقرار رہے گی۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس اہم سمندری راستے سے ریکارڈ مقدار میں تیل گزر رہا ہے، جس میں ایران کا کوئی تیل شامل نہیں ہے۔ ٹرمپ نے اپنی پوسٹ میں لکھا، ”اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ ہماری نتیجہ خیز بات چیت ہو رہی ہے۔“

ورقِ تازہ

15 Oct. 2026

اداریہ

کروڑوں کی گاڑیاں، پانچ ہزار کی دیوالی

مہاراشٹر کا کسان ان دنوں آسمان کی طرف دیکھ کر پانی کی بوند بوند کو ترس رہا ہے۔کھیت کھلیان دھول اڑا رہے ہیں اور فصلیں تباہی کے دہانے پر کھڑی ہیں۔ ایسے میں جب دیہاتوں میں زندگی اور موت کی کشمکش چل رہی ہو، ایوانِ اقتدار سے آنے والی خبریں حیران کر دیتی ہیں۔ ریاست کا ایک بہت بڑا حصہ اس وقت پانی کی شدید قلت کا شکار ہے۔سرکاری کاغذات خود اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ حالات کتنے خراب ہیں۔ پہلے ۲۶۵ ر تعلقوں کو خشک سالی سے متاثر قرار دیا گیا تھا لیکن جب زمینی حقائق سامنے آئے تو حکومت کو مزید ۴۰ ر تعلقوں کو اس فہرست میں شامل کرنا پڑا۔اب مجموعی طور پر ۳۰۵ ر تعلقے ایسے ہیں جہاں زندگی پانی کی بوند بوند کے لیے محتاج ہو چکی ہے۔کھیتی باڑی چوپٹ ہو چکی ہے اور خریف کے بعد اب ربیع کی فصلوں کا مستقبل بھی داؤ پر لگا ہوا ہے۔کسانوں کی آنکھوں کے سامنے ان کی سال بھر کی محنت سوکھ کر خاک ہو رہی ہے۔جانوروں کے لیے چارہ ڈھونڈنا ایک الگ مصیبت بن چکا ہے۔ دیوالی کا تہوار سر پر ہے، لیکن مہاراشٹر کے دیہاتوں میں خوشیوں کے چراغ جلانے کے لیے کسان کی جیب میں ایک روپیہ نہیں بچا۔اس تشویشناک صورتحال میں حکومت کو کسانوں کا خیال تو آیا لیکن ایک عجیب انداز میں۔ وزیرِ اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ تہوار سے پہلے کسانوں کو پانچ ہزار روپے کی مالی امداد دی جائے گی۔ایک ایسے وقت میں جب کسان کا لاکھوں کا نقصان ہو چکا ہے، کھاد اور بیج کا قرض سر پر سوار ہے، یہ پانچ ہزار روپے کی رقم کسانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کے بجائے کسی بھونڈے مذاق جیسی لگتی ہے۔ دوسری طرف، اقتدار کے ایوانوں میں مہمان نوازی کے الگ ہی پیمانے طے کیے جا رہے ہیں۔ ایک طرف ریاست کے عوام پیاس اور بھوک سے لڑ رہے ہیں، تو دوسری جانب ریاستی حکومت نے وی آئی پی مہمانوں کے لیے چوالیس نئی گاڑیاں خریدنے کا شاہانہ فیصلہ کیا ہے۔ان چمچماتی گاڑیوں کی خریداری کے لیے ۱۲ ر کروڑ ۶۸ ر لاکھ روپے کا خطیر بجٹ بھی منظور کر لیا گیا ہے۔ یہ گاڑیاں عام محکموں کے کام کاج کے لیے نہیں ہیں، بلکہ خاص طور پر ان مہمانوں کی خدمت کے لیے لائی جا رہی ہیں جو ریاست کے دورے پر آئیں گے۔ جب ریاست کا کسان اپنے مویشیوں کے لیے چارے کی بوری خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اس وقت سرکاری خزانے کا منہ لگژری گاڑیوں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔عوام کے ٹیکس کا پیسہ کس بے دردی سے اڑایا جا رہا ہے، یہ اس کی ایک کھلی مثال ہے۔ اس شاہانہ خریداری کی تفصیلات اور بھی زیادہ چونکا دینے والی ہیں۔مہمانوں کی سواری کے لیے ۳۲ ر نئی ٹویوٹا انووا کرسٹا گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں، جن میں سے ہر ایک کی قیمت تقریباً ۲۱ ر لاکھ روپے بنتی ہے۔اس کے علاوہ ۳۰ ر لاکھ روپے مالیت کی دو فارچیونر گاڑیاں اور ساڑھے گیارہ لاکھ روپے فی گاڑی کے حساب سے سات ارٹیگا گاڑیاں بھی اس شاہی بیڑے کا حصہ ہوں گی۔ان گاڑیوں کے ساتھ ۹ ر لاکھ روپے کا ایک ٹوئنگ ٹرک اور ۳۱ ر لاکھ روپے کی ایک بس بھی خریدی جا رہی ہے۔لیکن اس پوری فہرست میں سب سے زیادہ چمکدار اور مہنگی چیز وہ بلٹ پروف لینڈ کروزر 300 ہے جس کی قیمت ۴ ر کروڑ ۷ ر لاکھ روپے سے زیادہ بتائی جا رہی ہے۔ یہ ایک ایسی گاڑی ہے جسے اعلیٰ ترین حفاظتی معیار کے تحت تیار کیا گیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی اس وقت حکومت کی سب سے بڑی ترجیح وی آئی پی مہمانوں کی سکیورٹی اور ان کا آرام ہے؟ یہ وہی حکومت ہے جس کے وزیرِ اعلیٰ کچھ عرصہ قبل سرکاری اخراجات میں کٹوتی کی ہدایات دے رہے تھے۔ کفایت شعاری کے وہ تمام دعوے شاید صرف غریب عوام کے لیے تھے، کیونکہ مہمانوں کی خاطر داری میں کسی قسم کی کمی برداشت نہیں کی جا رہی۔حکومت نے کسانوں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے گاڑیوں کی اس خریداری کے ساتھ ساتھ کچھ اور اعلانات بھی کیے ہیں۔ خشک سالی والے علاقوں میں بارہ مختلف قسم کی رعایتیں دینے کی بات کہی گئی ہے، اور فیس معافی کا نیا حکم نامہ بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ سب کاغذی کارروائیاں اپنی جگہ، لیکن کسان کی فوری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ اعلانات کتنے کارگر ثابت ہوں گے، یہ وقت ہی بتائے گا۔جانوروں کے چارے کے حوالے سے حکومت نے ایک اور قدم اٹھاتے ہوئے ربیع کے موسم میں کسانوں سے سرکاری ضمانتی قیمت پر چارہ خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس کا مقصد یہ بتایا جا رہا ہے کہ مویشیوں کو خوراک مل سکے اور کسانوں کو کچھ آمدنی ہو جائے۔لیکن جب زمین میں نمی ہی نہیں ہے اور پانی کا نام و نشان مٹتا جا رہا ہے، تو بنجر کھیتوں میں چارہ اگے گا کہاں سے؟ پینے کے پانی کی قلت دور کرنے کے لیے ضرورت کے مطابق پانی کے ٹینکر فراہم کرنے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔آج کے اس دور میں عوام کو پینے کا پانی ٹینکروں کے ذریعے پہنچانا ترقی کے تمام دعووں کی قلعی کھول دیتا ہے۔ پانی جیسی بنیادی ضرورت کی فراہمی کو ایک بڑی امداد کے طور پر پیش کرنا حکمرانی کے معیار پر بہت بڑے سوال کھڑے کرتا ہے۔اقتدار کا یہ رویہ عام آدمی کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ایک طرف وہ کسان ہے جو اپنی بنجر زمین پر کھڑا آسمان سے بارش کی بوندوں کی بھیک مانگ رہا ہے، اور دوسری طرف وہ نظام ہے جو عوام کے پیسوں سے کروڑوں روپے کی گاڑیاں خرید رہا ہے۔ ۵ ر ہزار روپے میں دیوالی منانے کا مشورہ دینے والے خود ۴ ر کروڑ کی بلٹ پروف گاڑی میں سفر کرنا چاہتے ہیں۔ریاست کا کسان کسی بھیک کا طلب گار نہیں ہے، وہ صرف اپنے پسینے کی صحیح قیمت اور مشکل وقت میں حکومت کا مضبوط سہارا چاہتا ہے۔ اگر حکومت ۱۲ ر کروڑ روپے صرف مہمانوں کی آسائش پر خرچ کر سکتی ہے، تو یقیناً اس کے پاس کسانوں کو اس دلدل سے نکالنے کے لیے بھی وسائل موجود ہوں گے۔ضرورت صرف ترجیحات کو درست کرنے اور وسائل کا رخ کسانوں کی طرف موڑنے کی ہے۔جب تک حکمرانوں اور عوام کی ترجیحات کے درمیان یہ خلیج باقی رہے گی، کوئی بھی سرکاری راحت کسان کے زخموں پر مرہم نہیں رکھ سکتی۔کاغذوں پر بننے والی اسکیمیں اور پانچ ہزار روپے کی ادنیٰ سی رقم اس کسان کو وہ حوصلہ نہیں دے سکتی جس کا سب کچھ خشک سالی کی نظر ہو چکا ہے۔حکمرانوں کو بلٹ پروف گاڑیوں کے حصار سے باہر نکل کر زمین کی تپش کو محسوس کرنا ہوگا۔

راہ نما:

از : مُبارک کاپڑی

اُردو: آئیے! اپنے حصّے کی کوئی شمع جلاتے جائیں

آزادی کے بعد اس ملک میں انگریزی کی سونامی آگئی۔ اسے روکنے کے لئے حکومت کی غلط سلط پالیسیوں سے انگریزی مزید طاقتور بن گئی اور ساری ہندوستانی زبانیں کمزور ہوتی گئیں۔ ان میں سب سے زیادہ برق گری اردو پر کیونکہ اس کا اپنا کوئی آشیانہ بھی نہیں تھا۔اس ضمن میں ہر بار حکومتوں کو موردِ الزام ٹھہرایا گیا مگر ہم اردو والوں نے اپنا محاسبہ نہیں کیا۔ بالآخر آزادی کی ان آٹھ دہائیوں میں ہم نے اردو کو انتہائی نگہداشت وارڈ میں پہنچا دیا۔اس ضمن میں کسی پر بھی نکتہ چینی نہ کرتے ہوئے اب یہ طے کریں کہ اب بھی ہم کیا کر سکتے ہیں۔اردو کی قصیدہ خوانی اور نوحہ خوانی سے ہمیں حاصل کچھ نہیں ہوا ہے۔ اگر ہم واقعی سنجیدہ ہیں اور اردو ثقافت کو صرف بچانا نہیں بلکہ وقار کے ساتھ زندہ رکھنا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے حصے کی کم از کم ایک شمع روشن کرنا ہے۔آئیے طے کریں' منتخب کریں اور سفر شروع کریں:-

والدین میں بیداری: ہم میں سے ایک گروہ اس محاذ پر کام کرے جو والدین میں اردو زبان اور معیارِ تعلیم کے تعلق سے اعتماد بحال کرے۔ کمیوں و خامیوں کے تعلق سے والدین کی شکایتوں کا ازالہ کرے۔اردو تعلیمی اداروں کے موجودہ معیار کے پس منظر میں والدین کے سوالوں کے جواب دینا محال بھی ہوگا البتہ اس ضمن میں یہ گروہ اپنا ہوم ورک بھی کرے اور اچھے اسکول ہی کی وکالت کرے۔

انگریزی میں روانی: عالمی سطح پر چونکہ انگریزی زبان نے اپنی اہمیت کو منوالیا کہ تمام جدید علوم سے متعلق اپ ڈیٹ کا بیش قیمت خزانہ اس زبان میں موجود ہے اسی مناسبت سے اس زبان کی روانی سے دنیا متاثر ہوتی گئی لہٰذا ہمارے نوجوانوں کے پاس نالج اور معلومات ہو۔ اگر اس کا اظہار بے تکان بلا تامل برجستہ اور بے ساختہ کر سکتے ہوں تو وہ ترقی کے مراحل بآسانی پر کر سکتے ہیں۔ ہمارے اکثر اساتذہ کا محور نصاب کی تکمیل ہے۔ انگریزی زباندانی میں بھی ہمارے اساتذہ نصاب ہی پورا کر پاتے ہیں' انہیں انگریزی بول چال' اس میں روانی' بامحاورہ زبان کا استعمال اور اس میں اردو طلبہ میں خود اعتمادی پیدا کرنے کا وقت نہیں ملتا۔ اب اس سلسلے میں اردو انتظامیہ اور اساتذہ کو فوری اقدام یہ کرنا ہے کہ اسکول کے اوقات سے قبل یا بعد روزانہ ایک گھنٹے کا انگریزی بول چال کا پریڈ ترتیب دیں اور اس کے لئے انگریزی کے اچھے اساتذہ پر انتظامیہ کو خرچ کرنے کی ترغیب دیں۔

اسکالرشپ/ اولمپیاڈ کی تیاری: ہندوستانی تعلیمی نظام میں جتنے جھول ہیں ان سب کا برا فائدہ غالباً" ہمارے اساتذہ ہی لے رہے ہیں۔ ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ یہ زمانہ مقابلے بلکہ سخت مقابلے کا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی کی بناء پر بھی ہر کریئر اور ہر کورس کے دروازے پر ایک داخلہ امتحان کھڑا ہے۔ان سارے داخلہ امتحانات کی بناء پر ہمارے لاکھوں طلبہ ہر سال ذہنی ٹارچر کا شکار رہتے ہیں البتہ اس کا عالمی سطح پر حل یہ رہا ہے کہ اسکول کی سطح کے اسکالرشپ/ اولمپیاڈ یعنی ذہنی آزمائش کے امتحانات کا انعقاد ہے۔ ہمارے ملک کے تعلیمی نظام نے ان انتہائی اہم امتحانات کو سارے طلبہ کے لئے لازمی قرار نہیں دیا۔اس لئے ہمارے اساتذہ و انتظامیہ کی جانب سے سردمہری برتی جاتی ہے۔ ۳۰ سال پہلے انہی کالموں میں ہم نے ایک سرخی لگائی تھی:" اردو میڈیم طلبہ کے والدین اسکولوں پر دھرنا دیں، مورچہ نکالیں اسکالرشپ امتحان کے لئے" کاش والدین نے ایسا ہی کیا ہوتا۔اب تک تو اس کے مثبت نتائج حاصل ہو چکے ہوتے!

جنرل نالج/ ذہنی آزمائش کے مقابلے: صرف ملک بھر نہیں بلکہ عالمی سطح کے اہم داخلہ امتحانات دراصل عام معلومات اور ذہنی آزمائش ہی کے مقابلے ہوتے ہیں اور ان کی تیاری و ذہن سازی کے لئے اردو اسکولوں میں کوئی نظم موجود نہیں ہے۔ ۱۹۸۲ء میں جب ہم نے یہ مقابلے اردو اسکولوں کے مابین شروع کیے تب بمشکل ۱۰ فی صد اسکولیں ان میں حصہ لیتی تھیں۔ پھر ہم نے ضلع/ وارڈ کے ایجوکیشن افسر کو بطور مہمان خصوصی مدعو کرنا شروع کیا تب ۹۵ فی صد سے زائد اسکولیں حاضر رہنے لگیں۔ آج بھی اگر حکومت کا جی آر آئے کہ ان قسم کے تعلیمی مقابلوں میں بچوں کو شریک کرنا لازمی ہے ورنہ اساتذہ کی تنخواہ سے ۱۰ فی صد کٹوتی ہوگی تو ۱۰۰ فی صد اردو اسکولیں شریک ہوں گی۔ مزید یہ کہ ان مقابلوں میں شرکت کے ضمن میں سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ اسکولوں میں چند ذہین بچوں کو ان مقابلوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کسی اسکول کے ۸۰۰ طلبہ میں سے ۲ یا ۳ طلبہ کو تیار کیا جاتا ہے تو ظاہر ہے اتنے ہی طلبہ کے جنرل نالج میں اضافہ ہوگا اور اسکول کے باقی ماندہ طلبہ کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ اس اسکول کے ۸۰۰ طلبہ کے مابین پہلے کلاس وائز اسکولی سطح پر مقابلے ہوں جو سارے طلبہ کے سامنے ہوں اور ان میں سے چند طلبہ کو اسکول کے باہر کے فائنل مقابلے کے لئے بھیجا جائے۔

کریئر کی رہنمائی: لگ بھگ نصف صدی تک ہمارے یہاں ایس ایس سی رزلٹ کا جشن منایا جاتا رہا۔اس کے آگے کی دنیا کا علم چند طلبہ و والدین کے پاس تھا اور وہ اسے بانٹنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے۔ اب لگ بھگ نصف صدی سے اس ضمن میں جو کوششیں شروع ہوئیں تب یہ ایک تحریک بن گئی اور ملک بھر میں کریئر کی رہنمائی کے پروگرام منعقد ہونے لگے۔ محکمہ تعلیم نے ان انتہائی مفید پروگراموں کا انعقاد یا ان میں شرکت کو لازمی قرار دینے والا جی آر نہیں نکالا اس لئے ہمارے اساتذہ اور انتظامیہ کوئی توجہ نہیں دیتے۔ وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ کریئر کی رہنمائی کے بغیر وہ سارے طلبہ ایک مستقل بے سمتی اور پھر ذہنی اضطراب و فرسٹریشن کا شکار ہو جائیں گے۔ اگر اردو اسکولوں کو بچانا ہے تو ان اسکولوں میں سالانہ کریئر رہنمائی کا کم از کم ایک کیمپ منعقد ہو!

سیمی انگلش: ملک بھی کی چار ریاستوں ' مہاراشٹر' کرناٹک' بہار اور بنگال میں یہ سہولت دستیاب ہے کہ اردو میڈیم کے اسکولوں کو سیمی انگلش میں تبدیل کر سکتے ہیں یعنی وہاں کے اردو اسکولوں میں ریاضی اور سائنس جیسے اہم مضامین اگر انگریزی میں پڑھائے جائیں تب بھی حکومت اپنے مالی امداد جاری رکھے گی یعنی حکومت کے خرچ سے ایک نیم انگریزی اسکول چلانے کی اجازت! ہمارے اکثر اساتذہ محنت سے بچنے کے لئے ہزار بہانے جڑ کر اس اہم سہولت کا فائدہ اٹھانے تیار نہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم موجودہ حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ہم اردو کے پرائمری اسکول کی سطح ہی سے صرف ریاضی' سائنس بلکہ سوشل اسٹڈیز کی ساری اصطلاحات کو قوسین میں انگریزی زبان میں لکھائیں' یاد کرائیں اور اس کے علحدہ امتحان لیں۔ اس سے کیا ہوگا؟ آگےل کر وہ اردو طلبہ کو انگریزی میڈیم جونیئر کالج میں بڑی آسانی ہوگی۔اس ضمن میں ہم نے ۲۰ سال قبل اردو انگلش بھائی بھائی اور دوستی انگلش اردو کی یہ دو کتابیں مرتب کیں جن میں ریاضی کی ہزاروں انگریزی اصطلاحات کو اردو میں ڈھالا۔ اس قسم کی کوششوں کے لئے اگر اساتذہ کی کوئی ٹیم میدان میں اترے تو یہ اردو اسکولوں کی بڑی خدمت ہوگی۔

مصنوعی ذہانت کا استعمال: انسان کی پہلی ایجاد جو انسان کے ہاتھ سے نکلی جا رہی ہے وہ ہے مصنوعی ذہانت! اس لئے مغربی ممالک نے بھی اس کا استعمال تعلیمی اداروں کے لئے نقصان دہ قرار دیا ہے کیونکہ ڈر اس بات کا ہے کہ طلبہ کہیں صرف نقلچی بن کر نہ رہ جائیں البتہ اردو اداروں میں تعلیم و تحقیق کے کچھ شعبوں میں استعمال ناگزیر ہوگیا ہے۔

ڈیجیٹل دنیا: پلک جھپکنے سے پہلے ہی کروڑوں لوگوں تک پہنچنے والے میڈیا سے ہمیں اردو کو احسن طریقے سے جوڑنا ہوگا۔ ہمارے نوجوان اس میں محنت کریں اور اردو میں ویب سائٹس بلاگز پوڈ کاسٹ' ویڈیوز اور سوشل میڈیا پر معیاری اردو تعلیم کا مواد مسلسل تیار کریں۔

موبائل کی زبان: طلبہ اور ہمارے نوجوان اسمارٹ فون کا استعمال تو کر ہی رہے ہیں۔ انہیں ترغیب دی جائے کہ موبائل کی زبان کو اردو بنائیں اور اس کے لئے اردو کی بورڈ' اردو ایپس اور اردو ٹائپنگ سے مانوس کیا جائے۔

اُردو کتابوں کی نئی شکل: اب دور آگیا ہے کہ صرف روایتی کتابوں پر انحصار کرنے کے بجائے ای بکس آڈیو بکس اور انٹراکٹیو کتابیں بھی بنائی جائیں۔ نوجوانوں کو ہم یہ ایجنڈا بھی دے رہے ہیں کہ وہ اردو کے بہترین فونٹس او سی آر اسپیچ ٹو ٹیکسٹ اور ٹیکسٹ ٹو اسپیچ کو عام کریں۔

اساتذہ کی تنظیمیں: اساتذہ کے حقوق کے لئے ہر ریاست میں ہر زبان کے اساتذہ کی تنظیمیں متحرک رہتی ہیں۔ ہم ان تنظیموں کو بڑی سنجیدگی سے ایک مشورہ دینا چاہیں گے کہ وہ حکومت سے یہ مطالبہ کرے کہ (الف) جن اردو اسکولوں کے اساتذہ کے اپنے بچے اردو اسکولوں میں نہ پڑھ رہے ہوں ان کی تنخواہ سے ہر ماہ کم از کم دس فیصد کٹوتی ہو اور (ب) جن اردو اسکولوں کے اساتذہ کے بچے ان کے اپنے اردو اسکول میں پڑھ رہے ہوں ان اساتذہ کی تنخواہ میں دس فیصد کا اضافہ کیا جائے۔ اردو اسکولوں کو بچانے کے لئے یہ دوا کڑوی ہے مگر بے حد ضروری ہے۔

اردو کا ہر سپاہی مندرجہ بالا میں سے کسی ایک محاذ پر اپنی سکت بھر کام کرے اور دل جمعی سے ڈٹ جائے تو اب بھی ہم اردو کو نہ صرف بچا سکتے ہیں بلکہ اسے وقار کے ساتھ زندہ رکھ سکتے ہیں!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوشل میڈیا اور ذہنی صحت

ریلز کی لامتناہی دنیا اور ہمارے بچوں کا بگڑتا ہوا سکون

شیخ عامر شیخ امان اللہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو

شری بنکٹ سوامی مہاودلیہ بیڑ، مہاراشٹر

صبح آنکھ کھلتے ہی موبائل ہاتھ میں آجاتا ہے، ناشتے کی میز پر نظریں اسکرین پر رہتی ہیں اور رات کو کمبل کے اندر بھی اسکرین جاگتی رہتی ہے۔ ہندوستان کے ہزاروں گھروں میں یہ منظر عام ہو چکا ہے۔ والدین اسے آج کل کے بچوں کی عادت کہہ کر ٹال دیتے ہیں، مگر دنیا بھر کی عدالتیں، ماہرین نفسیات اور حکومتِ ہند کا اقتصادی سروے اسے بچوں کی ذہنی صحت کے لیے سنجیدہ خطرہ قرار دے رہے ہیں۔مضمون ٹیکنالوجی کے خلاف نہیں، کیونکہ سوشل میڈیا نے لوگوں کو آواز، رشتے اور روزگار کے مواقع بھی دیے ہیں۔سوال یہ ہے کہ جب بچپن اسکرین کے اندر گزرے اور اسے بنانے والوں کا مقصد ہی بچے کی نظر ہٹنے نہ دینا ہو تو ذمہ داری کس پر ہے؟ ڈیزائن کا مسئلہ ریلز اور شارٹس میں ایک ویڈیو ختم ہوتے ہی دوسری شروع ہو جاتی ہے۔نہ اختتام ہے نہ رکنے کا مقام۔اگلی ویڈیو اچھی ہوگی یا اوسط، یہ پتا نہیں ہوتا۔نفسیات میں اسے"غیر یقینی انعام" کہتے ہیں، یہی اصول جوئے کی مشینوں کو بھی لت بناتا ہے۔لائکس اور فالوورز کی گنتی خود اعتمادی کو دوسروں کی انگلیوں کا محتاج کر دیتی ہے۔نوعمروں میں خود پر قابو اور فیصلے کا دماغی حصہ بیس پچیس سال تک پختہ ہوتا ہے، جبکہ انعام کی طرف کھنچاؤ جلد سرگرم ہو جاتا ہے، اس لیے مقابلہ برابر کا نہیں رہتا۔لاس اینجلس کا مقدمہ مارچ 2026 میں لاس اینجلس کی عدالت میں اس موضوع پر پہلا بڑا مقدمہ ختم ہوا۔مدعی بیس سالہ خاتون تھیں جو" KGM" یا کیلی کے نام سے جانی گئیں۔انہوں نے بتایا کہ چھ سال کی عمر سے ان کا مسلسل استعمال شروع ہوا اور لت نے ان کی ذہنی مشکلات بڑھائیں۔ان کی سابق معالج کے مطابق تیرہ چودہ برس کی عمر میں انہیں باڈی ڈسمارفک ڈس آرڈر اور سماجی خوف کی تشخیص ہوئی تھی۔مقدمہ چھ ہفتے چلا اور مارک زکربرگ و ایڈم موسیری نے گواہی دی۔ٹک ٹاک اور سنیپ نے سماعت سے پہلے تصفیہ کر لیا۔25 مارچ 2026 کو جیوری نے میٹا اور یوٹیوب کو غفلت کا مرتکب ٹھہرایا، 70 فیصد ذمہ داری میٹا پر اور 30 فیصد یوٹیوب پر ڈالی، اور مجموعی طور پر چھ ملین ڈالر ہرجانے کا حکم دیا، جس میں تین ملین تلافی کے تھے۔کمپنیاں اتفاق نہیں کرتیں۔میٹا کے بقول نوجوانوں کی ذہنی صحت پیچیدہ معاملہ ہے اور کیلی کی مشکلات گھریلو حالات سے جڑی تھیں۔ یوٹیوب کہتا ہے کہ وہ سوشل میڈیا نہیں، ذمہ داری سے بنایا گیا اسٹریمنگ پلیٹ فارم ہے۔دونوں نے اپیل کا اعلان کیا ہے، اس لیے حتمی نتیجہ باقی ہے۔ یہ تقریباً سولہ سو مدعیوں کے مجموعے کا پہلا مقدمہ تھا، جس میں 350 سے زیادہ خاندان اور ڈھائی سو اسکول ڈسٹرکٹس شامل ہیں۔ایک دن پہلے نیو میکسیکو کی جیوری نے میٹا پر بچوں کے تحفظ کے قانون کی خلاف ورزی پر 375 ملین ڈالر کی ذمہ داری عائد کی تھی۔اسے"تمباکو کمپنیوں جیسا لمحہ" کہا گیا، اگرچہ اس تشبیہ پر بحث ممکن ہے۔آسٹریلیا کا تجربہ آسٹریلیا نے 10 دسمبر 2025 سے سولہ سال سے کم عمر بچوں کے لیے بڑے پلیٹ فارمز پر دنیا کی پہلی قومی پابندی نافذ کی۔ پہلے مہینے میں تقریباً 47 لاکھ اکاؤنٹس بند ہوئے، اور خلاف ورزی پر پانچ کروڑ آسٹریلوی ڈالر کے قریب جرمانہ ہو سکتا ہے۔ای سیفٹی کمشنر مانتی ہیں کہ کچھ بچے اب بھی پلیٹ فارمز پر ہیں، اور کامیابی کا پیمانہ نقصان میں کمی اور رویوں کی تبدیلی ہے۔ ڈنمارک پندرہ سال سے کم عمر کے لیے ایسا منصوبہ ظاہر کر چکا ہے۔سائنس کیا کہتی ہے شواہد ملے جلے ہیں۔جیسن ناگاتا کی تحقیق میں بعض نوجوانوں میں نشے جیسی علامات ملیں۔ 2025 کی کولمبیا اور ویل کارنیل کی تحقیق نے نشے جیسے استعمال کو کم عمر بچوں کی بدتر ذہنی صحت سے جوڑا۔جون 2026 کی آسٹریلوی طویل مدتی تحقیق (تقریباً 1195 نوجوان) میں زیادہ استعمال سے ڈپریشن کا خطرہ"معمولی" بڑھا ملا، اور سب سے زیادہ خطرہ 12 سے 13 سال کی عمر میں تھا۔ دوسری طرف DSM-5 میں سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال باقاعدہ"لت" نہیں مانا گیا۔جولائی 2026 کی کیرولنسکا انسٹی ٹیوٹ کی تحقیق (5500 سے زیادہ طلبہ، پانچ سال) میں وقت اور ڈپریشن یا بے چینی کا تعلق کمزور نکلا، مگر وہ خود بتائے گئے وقت پر مبنی تھی اور وقت ایک ہی بار ناپا گیا۔ایک اور تحقیق میں 25 ہزار نوجوانوں پر استعمال بے چینی یا ڈپریشن کی پیش گوئی نہ کر سکا۔نتیجہ یہ ہے کہ سوشل میڈیا ہر بچے کو یکساں بیمار نہیں کرتا۔اثر عمر، استعمال کے انداز، نیند، مواد اور حقیقی زندگی کے سہارے پر منحصر ہے۔ اصل مسئلہ وقت سے زیادہ جبری استعمال اور نیند، پڑھائی اور رشتوں کی قیمت پر استعمال ہے۔ہندوستان ملک میں تقریباً 35 کروڑ سوشل میڈیا صارفین ہیں اور بعض رپورٹوں کے مطابق کئی نابالغ روزانہ چھ سات گھنٹے ان پر گزارتے ہیں۔جنوری 2026 کے اقتصادی سروے 2025-26 نے بے قابو ڈیجیٹل استعمال کو بڑھتا ہوا عوامی صحت کا مسئلہ کہا۔ سروے کی سفارشات میں عمر پر مبنی رسائی کی حدود پر غور، عمر کی تصدیق اور عمر کے مطابق ڈیفالٹ سیٹنگز، بچوں کے لیے سادہ فون یا تعلیمی ٹیبلٹ،"آف لائن یوتھ ہب" اور والدین کی رہنمائی شامل ہیں۔ سروے نے یہ بھی مانی کہ اس موضوع پر قابل اعتماد ملک گیر ڈیٹا موجود نہیں، اس لیے" اتنے فیصد بچے نشے میں ہیں" جیسے دعووں کا ماخذ پوچھنا چاہیے۔سفارشات لازمی نہیں ہیں۔ ڈیجیٹل پرسنل ڈیٹا پروٹیکشن کے ڈرافٹ رولز میں اٹھارہ سال سے کم عمر کے لیے والدین کی اجازت تجویز ہوئی ہے، جبکہ گوا اور آندھرا پردیش آسٹریلوی ڈھانچے کا مطالعہ کر رہے ہیں۔عمر کی تصدیق مشکل ہے اور پابندی کو دور کرنا ممکن ہے، اس لیے قانون کے ساتھ گھر، اسکول اور سماج کا کردار ضروری ہے۔روزمرہ اثرات اور علامات نیند کی کمی، کمزور توجہ، شکل و جسم کی فکر، تنہائی، سائبر بلنگ، بلیک میلنگ اور تعلیمی و مالی نقصان (گیمنگ اور جوا ایپس سمیت) عام مسائل ہیں۔والدین کو شدید غصہ یا بے چینی، نیند میں کمی، پڑھائی میں گراوٹ، دوستوں سے کٹ جانا اور خود کو کمتر سمجھنے کی باتوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ علامات کئی ہفتے رہیں تو ماہر سے رجوع کریں۔ اور خود کو نقصان پہنچانے کی بات کبھی ہلکی نہ لیں۔ہم کیا کر سکتے ہیں والدین پہلے اپنا فون استعمال دیکھیں، کھانے کے وقت فون نہ ہو، سونے سے ایک گھنٹہ پہلے اسکرین بند ہو، چارجنگ بیڈروم سے باہر ہو، اور بچے سے ڈانٹ کے بجائے بات کی جائے۔ چھوٹے بچوں کو اسمارٹ فون دینے میں جلدی نہ کریں اور دوسرے والدین کے ساتھ مل کر چلیں۔ بچوں کو کھیل، کتاب اور دوستوں جیسا متبادل دیں۔ اسکول میڈیا لٹریسی سکھائیں، اور مدارس و اردو، مراٹھی، انگریزی اداروں کے اساتذہ بھی کردار ادا کر سکتے ہیں۔اردو، مراٹھی، انگریزی مواد بنانے والے سنسنی اور جھوٹی خبروں سے بچیں۔کمپنیاں نابالغوں کے لیے آٹو پلے، لامتناہی اسکرولنگ اور ہدفی اشتہارات محدود کریں، اور حکومت قانون بناتے وقت بچوں کی رازداری کا بھی خیال رکھے۔اختتام سوشل میڈیا نہ مکمل برائی ہے نہ مکمل بھلائی۔ سائنس نے ابھی ہر سوال کا حتمی جواب نہیں دیا، مگر کم عمر بچے زیادہ کمزور ہیں، اور جہاں کمپنی کی کامیابی بچے کے اسکرین پر گزارے منٹوں سے ناپی جائے وہاں حفاظت صرف بچے کی قوتِ ارادی پر نہیں چھوڑی جا سکتی۔ والدین مثال بنیں، اساتذہ شعور دیں، حکومت متوازن قانون بنائے اور کمپنیاں اپنے ڈیزائن کی ذمہ داری لیں۔ آج کا ہر بچہ کل کا معاشرہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وزیرِ خزانہ نرملا سیتارمن بنکاک کے پانچ روزہ دورے پر روانہ

نئی دہلی۔ 14 ر اکتوبر۔ایم این این۔مرکزی وزیر برائے مالیات و کارپوریٹ امور نرملا سیتارمن بدھ کے روز بین الاقوامی مالیاتی فنڈ اور ورلڈ بینک گروپ کے سالانہ اجلاسوں میں شرکت کے لیے تھائی لینڈ کے شہر بنکاک کے پانچ روزہ سرکاری دورے پر روانہ ہوئیں۔ وزارتِ مالیات کے مطابق، سرکاری مصروفیات 14 سے 18 اکتوبر تک جاری رہیں گی اور ان میں جی-20 اور جی۔7 ممالک کے وزرائے خزانہ اور مرکزی بینکوں کے گورنروں کے اجلاسوں کے ساتھ ساتھ اعلیٰ سطحی بات چیت بھی شامل ہوگی۔ دورے کے دوران، مرکزی وزیر خزانہ کثیر الجہتی فورمز کے ایک وسیع سلسلے میں شرکت کریں گی جن میں بین الاقوامی مالیاتی امور سے متعلق اہم پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ وزارت نے بتایا کہ یہ اجلاس" عالمی اقتصادی اور مالیاتی مسائل، بشمول موجودہ اقتصادی پیش رفت اور مالیاتی شعبے کے معاملات" پر مرکوز ہوں گے۔ وزارت نے نشاندہی کی کہ یہ بات چیت شریک ممالک کے لیے ایک وسیع تر اسٹریٹجک مقصد کی تکمیل کرتی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ" یہ مصروفیات عالمی اقتصادی منظرنامے، ترقیاتی ترجیحات اور بین الاقوامی مالیاتی تعاون پر خیالات کے تبادلے کا موقع فراہم کریں گی۔" دو طرفہ سطح پر، سیتارمن کی تھائی لینڈ کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ ایکنیتی نیتیتھانپراپاس کے ساتھ بات چیت طے ہے۔ان کے سفارتی شیڈول میں سوئٹزرلینڈ، جاپان، لکسمبرگ، بھوٹان اور ریپبلک اور کیوراساؤ کے وزرائے خزانہ کے ساتھ براہِ راست ملاقاتیں بھی شامل ہیں۔ وزارتی مذاکرات کے علاوہ، سیتارمن آئی ایم ایف کی منیجنگ ڈائریکٹر کرسٹالینا جارجیوا اور جاپان بینک فار انٹرنیشنل کوآپریشن کے گورنر سے بھی ملاقات کریں گی۔ بین الحکومتی اور ادارہ جاتی مذاکرات سے ہٹ کر، سیتارمن بین الاقوامی پالیسی سازوں اور مالیاتی اداروں پر مشتمل اسٹیک ہولڈرز کی خصوصی تقریبات میں بھی حصہ لیں گی۔

گزشتہ سے پیوستہ....

سعدیٔ ہند: مولانا الطاف حسین حالی

از: ڈاکٹر جاگیردار عذرا شیرین

یہ اردو کی پہلی نظم ہے جس میں سادہ اور عام فہم انداز سے وطن کا راگ الاپا گیا ہے اور مل جل کر دکھ سکھ بانٹنے کی نصیحت کی گئی ہے۔اس کے ہر مصرعے میں محبت کی کسک پائی جاتی ہے۔ بلاشبہ حب وطن سے حالی کی سیاسی، سماجی، معاشی اور تعلیمی فکر و نظر کا پتہ چلتا ہے۔مسدس حالی کا شمار قوم وملت کی محبت اور اصلاح کے لئے ہوتا ہے۔غرض حالی کی زندگی ملک وملت کی تعمیر کے لئے وقف تھی۔اور وہ سچے محبِ وطن تھے۔ رام بابو سکسینہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"مولانا کی سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ مشہور تصنیف ہے یہ ایک نیا دور پیدا کرنے والی کتاب ہے۔۔یہ ایک نیا تارہ ہے جو اردو کے افق شاعری پر طلوع ہوا۔اس سے ہندوستان میں قومی اور وطنی نظموں کی بنیاد پڑی اور اس نے ثابت کر دیا کہ ایسی پر اثر اور پر درد نظموں کے واسطے مسدس نہایت موزوں چیز ہے۔"(4)

حالی کی شاعری کا ایک حصہ بچوں کے لئے بھی ہے۔ان کو صرف بڑوں کے اصلاح کی ہی فکر نہ تھی بلکہ بچوں کی تربیت کا خیال بھی بہت زیادہ تھا۔سچ تو یہ بھی ہے کہ وہ بچوں سے بہت دلچسپی رکھتے تھے۔انہوں نے بچوں کے لئے بھی نظمیں لکھی ہیں جس کی زبان میٹھی، سرل اور آسان ہے۔اپنی کئی نظموں میں حالی نے بچوں کو یہ سکھایا ہے کہ بڑوں کا کہنا مانیں اور اچھے انسان بنیں۔کہا جاتا ہے کہ بچوں کے لئے لکھنا مشکل فن ہے۔لیکن بقول صالحہ عابد حسین: "بڑا شاعر جب بچوں کے لئے بھی کہتا ہے تو ان کے دل میں شعر کا حسن اور دلکشی کا احساس جگاتا ہے۔"(5)

شاعری کی عمدہ صفات سے متصف مولانا حالی بہترین نثار بھی تھے۔ان کی نثر بھی اپنے رنگ میں دلکشی اور سادگی کی وہی شان رکھتی ہے جو انکی نظم میں ہے۔عبارت کی سلاست، روانی کے ساتھ معنی کی صحت اور لہجہ ومتانت کا امتیاز مولانا نے یکساں رکھا ہے۔یہی خوبیاں ان کی نثر کی رفعت ہیں۔اردو میں سوانح نگاری کی حیثیت سے حالی ہی کو اولیت حاصل ہے۔اگرچہ مولانا حالی نے پانچ سوانح عمریاں لکھی ہیں، تذکرہ رحمانیہ، حیاتِ سعدی، سوانح عمری حکیم ناصر خسرو، یادگارِ غالب اور حیاتِ جاوید۔ان میں سرسید، سعدی شیرازی اور غالب کی سوانح عمریوں نے واقعی حیاتِ جاوید حاصل کی۔""حیاتِ سعدی" مولانا سعدی شیرازی جیسے معمارِ قوم وملت کی سوانح ہے۔اسے اخلاقی اور روحانی عناصر کا مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔ حالی نے سعدی کے کلام کو معجزہ سے تعبیر کیا ہے اور ان کی زندگی کو عملی نمونہ بتایا ہے۔"حیاتِ جاوید" "قوم کے مخدوم سرسید کی سوانح عمری ہے۔اس کے لکھنے کا بڑا مقصد قوم کو مشعل راہ دکھانا اور قوم کے عزائم میں بلندی پیدا کرنا ہے۔حیاتِ جاوید پر بھی سخت تبصرے ہوئے لیکن بقول اشتیاق احمد ظلی"ایک شریف انسان نے ایک شریف انسان کی داستان لکھی اور آشنائے فن ہو کر لکھی۔"جبکہ غالب کی سوانح، غالب شناسی کا اہم وسیلہ ہے۔ہند کے اس عظیم شاعر کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے ساتھ حالی نے غالب کی اعلیٰ قدروں کو نمایاں کیا ہے۔ان کے افکار و خیالات کو ملک و قوم کے لئے بہترین سرمایہ کہا ہے۔حالی نے مقالات، مضامین اور خطوط بھی تحریر کئے، جو عمدہ نثر کی بہترین مثال ہیں۔مولانا حالی نے پہلی بار متعفن معاشرے کی گندگیوں کو دور کر کے آنے والی نسلوں کو پاکیزہ اور صحت مند سماج کی تشکیل نو سے آشنا کیا۔انسانیت کو ملحدانہ سیاست کی پیچیدہ اور خاردار پگڈنڈیوں سے ہٹا کر اخلاق اور محبت کی بے خطر شاہراہ پر گامزن کیا۔عالم گیر فرقہ پرستی، قوم پرستی اور وطن پرستی کے تنگ نظریوں سے آزاد ہو کر اصلاحی لائحہ عمل پیش کیا۔حالی کے کلام نے اردو ادب پر بہت خوشگوار اثرات مرتب کئے۔اسی کا طفیل ہے کہ اردو شاعری نے سادگی، اور اصلیت سے واقفیتِ کلی حاصل کی۔مولانا جادو بیان یا خوش تقریر مقرر نہ تھے۔لیکن ان کی باتوں میں ایسا خلوص تھا کہ لوگ خود بخود ان کی طرف کھینچے چلے آتے تھے۔اغیار سے بھی تعلقات مخلصانہ تھے، ہمدردی کا یہ حال تھا کہ دوسروں کا درد دیکھ کر تڑپ جاتے تھے۔اعلیٰ پایہ کا شاعر و ادیب ہونے کے باوجود طبیعت میں حد درجہ عجز وانکسار تھا۔یہ وہ خوبیاں ہیں جو دلوں میں گھر کر لیتی ہیں اور محبت پیدا کرتی ہیں۔حالی کا مقصدِ حیات انسانیت کا عروج تھا۔ان کا عقیدہ تھا کہ اشرف المخلوقات کی حیثیت سے انسان اپنے ذاتی کردار، بلند اخلاق، ایقان اور عمل سے تقدیرِ امم بدل سکتا ہے۔تمام عمر حالی اسی مقصدِ حیات کی روشنی بکھیرتے رہے اور کامیاب ہوئے۔والہانہ سپردگی، لطیف غنائیت، مزاح میں توازن، غیر معمولی گہرائی و گیرائی اور بے نظیر خلوص وانکسار حالی کی وہ عمدہ خوبیاں تھیں جو معاصرین کے کلام، کردار یا گفتار میں شاذ شاذ نظر آتی ہیں۔حالی کی نگارشات کا اعتراف زمانے نے کیا اور کرتا رہے گا۔علامہ اقبال نے مولانا حالی کی رحلت پر بتایا ہے کہ شبلی نعمانی کی ناگہانی موت کا ماتم ابھی کم نہ ہوا تھا کہ حالی بھی دنیائے فانی کو خیرباد کہتے ہوئے سوئے فردوس روانہ ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اڈانی-امبانی کے 20 لاکھ کروڑ روپے کے قرض معاف ہوتے ہیں تو کسانوں کے 2 لاکھ روپے کے قرض معاف کرنے میں کیا پریشانی ہے؟: ڈاکٹر سیریویلا پرساد

کسانوں کو دیوالی کے لیے 5 ہزار روپے دینا ظالمانہ مذاق، فی ہیکٹر ایک لاکھ روپے کی امداد دی جائے: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: ۱۴/اکتوبر (پریس ریلیز): مہاراشٹر کے کسان اس سال خشک سالی کی شدید مار جھیل رہے ہیں۔ یہ بحران بہت بڑا ہے، لیکن کسانوں اور عام لوگوں کی پریشانیوں کی آواز بی جے پی مہایوتی حکومت کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی ہے۔ کسانوں کی خودکشیوں میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن حکومت ان کے لیے کچھ نہیں کر رہی ہے۔ یہ باتیں مہاراشٹر کانگریس کے انچارج ڈاکٹر سیریویلا پرساد نے کہی ہیں۔ چھترپتی سنبھاجی نگر میں مہاراشٹر کانگریس کے انچارج ڈاکٹر سیریویلا پرساد اور ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال کی قیادت میں خشک سالی سے متاثرہ کسانوں کی حمایت میں جن آکروش مورچہ نکالا گیا۔ اس مورچے میں سینئر رہنما بالا صاحب تھورات، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شیواجی راؤ کالگے، رکن پارلیمنٹ پروفیسر رویندر چوہان، سیوادل کے ریاستی صدر ولاس اوتاڑے، او بی سی شعبے کے ریاستی صدر یشپال بھنگے، چھترپتی سنبھاجی نگر ضلع کانگریس کے صدر کرن پاٹل ڈونگاؤں کر، شہر کانگریس کے صدر سید اکرام سمیت مراٹھواڑہ کی تمام ضلعی کانگریس کمیٹیوں کے صدور، عہدیداران اور شہری بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ مورچے سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر سیریویلا پرساد نے ریاست کے کسان شدید خشک سالی کا سامنا کر رہے ہیں، خودکشیوں میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن بی جے پی مہایوتی حکومت کسانوں کی مشکلات پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اڈانی-امبانی کے 20 لاکھ کروڑ روپے کے قرض معاف کر دیے جاتے ہیں، لیکن کسانوں کے 2 لاکھ روپے کے قرض معاف کرنے میں حکومت کو کیا پریشانی ہے؟ مورچے سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ اس سال خریف کی فصل پوری طرح تباہ ہو چکی ہے اور کسانوں کو اپنی بوئی ہوئی فصل سے کسی آمدنی کی امید نہیں ہے۔ کسان حکومت سے مناسب امداد کی توقع کر رہے ہیں، لیکن ممبئی اور دہلی میں بیٹھی حکومت ان کی پریشانیوں سے بے خبر ہے۔ کابینہ کی جانب سے دیوالی کے لیے کسانوں کو 5 ہزار روپے دینے کا فیصلہ ان کے زخموں پر نمک چھڑکنے اور ان کے ساتھ ظالمانہ مذاق کے مترادف ہے۔ سپکال نے کہا کہ بی جے پی مہایوتی کے پاس انتخابات میں اراکین اسمبلی اور اراکین پارلیمنٹ کی خرید و فروخت کے لیے بے پناہ پیسہ ہے، جبکہ صنعت کاروں کے لیے بھی خزانے کی کوئی کمی نہیں، لیکن کسانوں کی مدد کے لیے رقم نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کسی سروے یا پنچ نامے کی رسمی کارروائی کے بغیر تمام کسانوں کو بلا امتیاز فی ہیکٹر ایک لاکھ روپے کی فوری مالی امداد دی جائے اور ان کے قرض مکمل طور پر معاف کیے جائیں۔ مورچے میں کھیت مزدوروں کو امدادی رقم دینے، منریگا کے کام شروع کرنے، کسانوں کے بچوں کی تمام تعلیمی فیسیں معاف کرنے، ایس ٹی بس پاس مفت فراہم کرنے، مویشیوں کے لیے چارہ کیمپ شروع کرنے، پینے کے پانی کے لیے ٹینکر مہیا کرانے اور ساہوکاروں کے استحصال پر روک لگانے کے مطالبات بھی کیے گئے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن بالا صاحب تھورات نے کہا کہ خریف کا پورا موسم برباد ہو چکا ہے اور ربیع کی فصل سے بھی امید نہیں ہے۔ مراٹھواڑہ میں کسانوں کے ساتھ کھیت مزدور بھی بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ چارے اور پانی کی شدید قلت ہے اور پینے کا پانی بھی دستیاب نہیں۔ تھورات نے کہا کہ حکومت کو کسانوں، کھیت مزدوروں اور مویشیوں کی فکر نہیں ہے۔ صرف اعلانات کیے جا رہے ہیں، جبکہ زمینی سطح پر کوئی کارروائی نہیں ہو رہی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت بارش پر منحصر اور آبپاشی والی کھیتی کے لیے فی ہیکٹر امداد کی رقم واضح کرے۔ ساتھ ہی بینکوں، فائنس کمپنیوں اور ساہوکاروں کی جانب سے قرض وصولی کے لیے کسانوں پر ڈالا جانے والا دباؤ فوری طور پر بند کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری خزانہ مٹھی بھر صنعت کاروں کے لیے نہیں، بلکہ عام لوگوں اور کسانوں کی مدد کے لیے کھولا جانا چاہیے۔

حافظ قرآن کی معرکہ آرا کامیابی پر بھیونڈی والوں کا سر فخر سے بلند

نیٹ میں 518 نمبرات لانے والے حافظ محمد شان سیف اللہ انصاری کی بھیونڈی ایکشن فورس نے کی پذیرائی

بھیونڈی: ۱۴/اکتوبر (شارف انصاری): شہر کے لیے یہ ایک تاریخی اور قابل فخر لمحہ تھا جب صلاح الدین ایوبی میموریل اردو ہائی اسکول بھیونڈی کے ہونہار طالب علم حافظ محمد شان سیف اللہ انصاری نے ملک کے سب سے کٹھن تصور کیے جانے والے طبی داخلہ امتحان نیٹ میں 518 نمبرات حاصل کر کے کامیابی کا پرچم لہرایا ہے۔ اس شاندار کامیابی کے نتیجے میں ان کا داخلہ الہاس پاٹل میڈیکل کالج جلگاؤں میں ہو چکا ہے اور آج وہ باضابطہ طور پر کالج میں جوائننگ کے لیے روانہ ہو گئے ہیں۔ قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ یہ ہونہار طالب علم قرآن پاک کا حافظ بھی ہے۔ سینے میں کلام الٰہی کو محفوظ کرنے والا یہ نوجوان عصری علوم میں بھی اس قدر مہارت رکھتا ہے کہ اس نے ہزاروں طلبہ کے درمیان اپنی نمایاں جگہ بنائی۔ یہ کامیابی اس فرسودہ سوچ پر کاری ضرب ہے کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والا بچہ دنیاوی تعلیم میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ حافظ شان نے ثابت کر دیا کہ قرآن سے جڑا دل جب محنت اور لگن سے سائنس کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوہری کامیابی سے نوازتا ہے۔ اس قابل تقلید کامیابی پر بھیونڈی ایکشن فورس نے خاموش تماشائی بننے کے بجائے آگے بڑھ کر اس ستارے کی پذیرائی کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں بھیونڈی ایکشن فورس کے مرکزی دفتر واقع کاپ آلی، بھیونڈی نظام پورسٹی کارپوریشن دفتر کے سامنے ایک مختصر مگر انتہائی پُر وقار تہنیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس نشست میں بھیونڈی کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی سماجی، سیاسی، تعلیمی اور صحافتی شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کا آغاز بذات خود اسی ہونہار طالب علم حافظ محمد شان سیف اللہ انصاری کی دلنشیں تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس نے حاضرین کے دلوں کو منور کر دیا۔ اس پوری تقریب کی نظامت کے فرائض معروف عالم دین اور معتبر صحافی جناب محمد اسعد قاسمی نے نہایت عمدگی اور شائستگی کے ساتھ انجام دی اور اپنے خوبصورت انداز بیان سے تقریب کو چار چاند لگا دیا۔ انھوں نے حافظ قرآن کی عظمت سے متعلق احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے دلوں کی چھونے والی باتیں کہیں۔ بھیونڈی ایکشن فورس کے روح رواں جناب قاسم انصاری، مفتی شعبان صاحب اور جملہ رفقاء نے اس ہونہار طالب علم کا شال اڑھا کر اور گلدستہ پیش کر کے پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر شرکاء نے تالیوں کی گونج میں اس بچے کی حوصلہ افزائی کی اور اس کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں دیں۔ یہ تہنیتی نشست کئی معزز شخصیات کی رہنمائی اور سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کو جہاں بدیع الزمان خان (صدر لوک ہند پارٹی) کی رہنمائی اور قیادت حاصل تھی وہیں، ایم ابوبکر (مدیر ڈیلی حالات نیوز) کانگریس کے سینئر لیڈر جناب پرویز خان (پی کے)، معروف قانون داں ایڈوکیٹ محسن بیگ، سیف اللہ انصاری (والد طالب علم ہذا)، بھیونڈی شکتی سماچار کے مدیر جناب فخر عالم خان، عالم نشریات کے مدیر حافظ عالم انصاری اور صلاح الدین ایوبی میموریل ہائی اسکول کے محترم معلم جناب نعیم شیخ، اعظم نیوز پیپر ایجنسی کے عالم انصاری، فریحہ ایڈورٹائزنگ کمپنی کے ڈائریکٹر وسیم قاسم انصاری، مفتی شعبان صاحب، پی ڈی یادو، وغیرہ شامل تھے۔ مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ بھیونڈی جیسی بستی جہاں تعلیمی حوالے سے بے شمار چیلنجز ہیں، وہاں سے ایسے بچوں کا ابھرنا کسی معجزے سے کم نہیں۔ یہ کامیابی آنے والی نسل کے لیے امید کی کرن ہے اور والدین کے لیے پیغام ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ عصری تعلیم سے بھی آراستہ کریں۔ بھیونڈی ایکشن فورس نے صرف زبانی جمع خرچ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عملی طور پر اس طالب علم کی مقدور بھر مالی اعانت بھی کی تاکہ میڈیکل کی بھاری فیسوں اور دیگر اخراجات میں اسے کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ تنظیم کی اس کاوش کو حاضرین نے بے حد سراہا۔ اس موقع پر مہمانوں کی تواضع اور ضیافت کا بہترین انتظام جمیل انصاری مالک مہاراشٹر بک ایجنسی کی جانب سے کیا گیا تھا۔ پروگرام کے اختتام پر بھیونڈی ایکشن فورس کے روح رواں جناب قاسم انصاری نے تمام مہمانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

جٹایو نمت ملہوترا کی 'رامائن' میں داخل ہوا: انوپم کھیر نے جٹایو کے کردار کو اپنی آواز دی

ممبئی: ۱۴/اکتوبر (ایم ملک) کرداروں کے پوسٹرز کی ایک سیریز کے ذریعے سامعین کا جوش بڑھانے کے لیے، نمت ملہوترا کی 'رامائن' کے بنانے والوں نے جٹایو کا ایک نیا پوسٹر جاری کیا ہے۔ انوپم کھیر نے جٹایو کے کردار کو اپنی آواز دی ہے، جو ہمت اور راستبازی کی قابل احترام علامت ہے۔ فلم کے پارٹ 1 کی ایڈوانس بکنگ دسہرہ پر صرف آٹھ دن باقی ہے۔ یہ فلم 5 نومبر 2026 کو دنیا بھر کے سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ نمت ملہوترا کی 'رامائن' کے بنانے والوں نے جٹایو کا ایک نیا پوسٹر جاری کیا ہے، جو سامعین کو مہاکاوی کے سب سے زیادہ قابل احترام کرداروں میں سے ایک سے متعارف کرا رہا ہے۔ انوپم کھیر نے کردار کو اپنی آواز دی ہے۔ یہ نیا پوسٹر کرداروں کے تعارف کی ایک سیریز کا حصہ ہے، جو سامعین کو اس لازوال مہاکاوی میں اہم شخصیات کی جھلک دیتا ہے۔ پوسٹر میں جٹایو کا ایک قریبی تصویر دکھایا گیا ہے، جس میں اس کی گہری، کمانڈنگ نظریں خاص طور پر حیرت انگیز ہیں۔ ایک اور شاٹ میں، جٹایو اپنے بڑے پروں کو پھیلاتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ "دھرم کے پنکھ" کے عنوان سے پوسٹر میں جٹایو کی ہمت، عزم اور سچائی کے لیے کھڑے ہونے میں اٹل یقین کو دکھایا گیا ہے۔ مہاکاوی رامائن میں، جٹایو کو سیتا کو راون کے چنگل سے بچانے کی جرات مندانہ کوشش کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ راون کی بے پناہ طاقت اور اسے درپیش مشکل چیلنج کو جاننے کے باوجود، جٹایو نے اس کا سامنا کیا۔ اس کی ہمت قربانی، وفاداری اور دھرم کی اقدار کی عکاسی کرتی ہے۔ انوپم کھیر اس قابل احترام کردار کی ہمت، یقین اور بہادری کو اپنی آواز کے ذریعے اسکرین پر زندہ کرتے ہیں۔ یہ فلم، جو کہ دنیا کے سب سے زیادہ قابل احترام مہاکاوی، رامائن میں سے ایک کی ایک عظیم الشان تکرار پر مبنی ہے، میں رنبیر کپور کو بھگوان رام، سائی پلاوی سیتا، راکنگ اسٹار یش بطور راون، سنی دیول ہنومان، اور روی دوبے لکشمن کے کردار میں نظر آئیں گے نتیش تیواری کی طرف سے ہدایت کردہ، "رامائن" کو نمت ملہوترا کے پرائم فوکس اسٹوڈیو نے آٹھ بار آسکر جیتنے والے ڈی این ای جی اور یش کے مونسٹر مائنڈ کریشنز کے اشتراک سے تیار کیا ہے۔ دو حصوں پر مشتمل اس ایپک کا پہلا حصہ 5 نومبر 2026 کو دنیا بھر میں ریلیز کیا جائے گا جبکہ دوسرا حصہ 2027 کی دیوالی پر سینما گھروں کی زینت بنے گا۔ یہ فلم ہندوستان میں ہندی، تامل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم میں ریلیز ہوگی۔ اسے IMAX فارمیٹ میں بھی جاری کیا جائے گا۔ سونی پکچرز فلم کو ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر میں تقسیم کرے گی، جبکہ دھرما پروڈکشن اسے ہندی بولنے والے بازار میں تقسیم کرے گی۔

خلافت ہاؤس کی تعمیرات پر روک لگانے کی درخواستوں پر وقف ٹریبونل میں سماعت، خلافت ہاؤس کمیٹی کی جانب سے تحریری جواب داخل، 15 اکتوبر کو اگلی سماعت

اورنگ آباد، 13 اکتوبر (یو این آئی) ممبئی کے تاریخی اور معروف ملی ادارے خلافت ہاؤس میں جاری تعمیراتی اور تجدیدی کاموں پر فوری پابندی عائد کرنے سے متعلق درخواستوں کی سماعت کے دوران آج آل انڈیا خلافت کمیٹی نے اپنے ایڈوکیٹ ایڈوکیٹ غلام دستگیر شیخ کے ذریعے سے تحریری جواب داخل کیا۔ مہاراشٹر وقف ٹریبونل نے 15 اکتوبر تک ملتوی کر دی ہے۔ مجلس اتحاد المسلمین کے سابق رکن اسمبلی وارث پٹھان اور شیخ عادل منصوری کی جانب سے داخل کردہ درخواستوں پر آج منگل کو اورنگ آباد میں وقف ٹریبونل کے جج وائی ایم ایچ کھراڈی اور رکن محمد محی الدین معید کے روبرو سماعت ہوئی۔ سماعت کے دوران وارث پٹھان کی جانب سے ایڈوکیٹ نثار احمد خان اور خلافت ہاؤس کی جانب سے ایڈوکیٹ غلام دستگیر شیخ عدالت میں موجود تھے۔ تاہم فریقین کے درمیان کوئی بحث نہیں ہوئی اور عدالت نے آئندہ سماعت کی تاریخ مقرر کر دی۔ آل انڈیا خلافت کمیٹی کی جانب سے داخل کردہ تحریری جواب میں عدالت کو بتایا گیا، مہاراشٹر میں وقف املاک کو لیکر ایک کمیشن کا تقرر کیا گیا تھا، جس نے ریاستی وقف املاک سے متعلق اپنی رپورٹ ریاستی حکومت اور وقف بورڈ کو پیش کی تھی۔ اس رپورٹ میں خلافت کمیٹی کے قطعہ اراضی کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے یہ وقف کی املاک کس طرح ہو سکتی ہے۔ ایڈوکیٹ غلام دستگیر شیخ نے اپنے تحریری جواب میں یہ مدراس ہائی کورٹ کے ایک فیصلے کی نقل پیش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ، ریاستی حکومت کی ایک املاک کو وقف ٹریبونل نے وقف بورڈ کو دیے جانے کا حکم صادر کیا تھا، لیکن ہائی کورٹ نے تمام پہلوں کا جائزہ لینے کے بعد اس املاک کو دوبارہ ریاستی حکومت کو واپس کرنے کے حکم دیا تھا۔ وارث پٹھان نے آج بتایا کہ خلافت ہاؤس کی جائیداد وقف املاک میں شامل ہے اور اس پر تعمیراتی کام کرنے کے لیے خلافت ہاؤس کمیٹی نے وقف بورڈ سے ضروری اجازت حاصل نہیں کی۔ ان کے مطابق وقف جائیداد ہونے کی وجہ سے تعمیراتی اور تجدیدی سرگرمیوں کے لیے وقف بورڈ سے متعلقہ قانونی اجازت ضروری ہے۔ دوسری جانب خلافت ہاؤس کے ٹرسٹی اور چیئرمین سرفراز آرزو نے بتایا کہ ان کے وکلاء نے وقف بورڈ کے سروے کی مصدقہ نقل حاصل کر لی ہے۔ ان کے مطابق سروے رپورٹ میں خلافت ہاؤس کمیٹی کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ خلافت ہاؤس انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ متعلقہ قطعہ اراضی ریاستی حکومت کی ملکیت ہے اور اس کا وقف بورڈ سے کوئی تعلق نہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں مہاراشٹر وقف بورڈ نے متعلقہ اراضی کے بارے میں نوٹس جاری کرتے ہوئے اسے وقف املاک کا حصہ قرار دیا تھا اور تعمیراتی کام کے لیے اجازت ضروری بتائی تھی۔ خلافت ہاؤس انتظامیہ نے اس مؤقف پر اعتراض کیا تھا۔ جائیداد کی قانونی حیثیت اور تعمیراتی سرگرمیوں کے تنازع پر وارث پٹھان اور شیخ عادل منصوری کی درخواستوں کی اب تک 4 سماعتیں ہو چکی ہیں۔ آئندہ سماعت 15 اکتوبر کو ہوگی۔

عالمی سطح پر معروف و مقبول ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کے تحت حفظ قرآن کے دو عظیم الشان مقابلے

8/لاکھ روپے سے زائد کے انعامات، 4/لاکھ 32/ہزار 500/روپے نقد اور 4/لاکھ روپے مالیت کے چار عمرہ پیکیج: قاری عبدالرحمن کا اعلان

حیدرآباد، 14-اکتوبر (پریس نوٹ) عالمی سطح پر شہرت، مقبولیت اور پذیرائی حاصل کرنے والے ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کے زیرِ اہتمام حفظِ قرآن مجید کے دو عظیم الشان مقابلوں کا اعلان کیا گیا ہے، جن میں مجموعی طور پر 8 لاکھ 32 ہزار 500 روپے مالیت کے انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔ ان میں 4 لاکھ 32 ہزار 500 روپے کے نقد انعامات اور 4 لاکھ روپے مالیت کے چار عمرہ پیکیجس شامل ہیں۔ ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کے بانی و چیئرمین اور ایس آر زیڈ انٹرپرائزز انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے بانی و منیجنگ ڈائریکٹر قاری محمد عبدالرحمن کی سرپرستی و قیادت میں منعقد ہونے والے ان مقابلوں کا بنیادی مقصد ملک بھر کے باصلاحیت حفاظِ کرام کی حوصلہ افزائی، ان کی صلاحیتوں کا اعتراف اور حفظِ قرآن، تجوید اور حسنِ تلاوت کے فروغ کے لیے ایک باوقار پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے۔ ان مقابلوں میں تیسرا آل انڈیا مقابلہ حفظِ قرآن حیدرآباد 2026 اور ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کے اشتراک سے صوت القرآن فاؤنڈیشن، پورنیہ، بہار کے زیرِ اہتمام بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ اور مغربی بنگال کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے خصوصی مقابلہ حفظِ قرآن شامل ہیں۔ ان مقابلوں کو حرمین شریفین کے ائمہ کرام اور عالمی شہرت یافتہ علمائے دین کی جانب سے پذیرائی حاصل ہے ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کو نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونِ ملک بھی نمایاں شہرت، مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ خصوصاً مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرمین شریفین سے وابستہ معزز ائمہ کرام، ممتاز قراء، مشائخ اور عالمی شہرت یافتہ علمائے دین کی جانب سے اس قرآنی تحریک کو حوصلہ افزائی، دعاؤں اور ستائش سے نوازا گیا ہے۔ قاری محمد عبدالرحمن کی قیادت میں یہ پروگرام حفاظِ کرام کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لیے ایک اہم قومی و بین الاقوامی پلیٹ فارم کی حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ دسمبر 2025ء میں منعقدہ دوسرے ایڈیشن میں ہندوستان کی 19 ریاستوں سے 900 سے زائد حفاظِ کرام نے رجسٹریشن کروایا تھا، جو اس پروگرام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور کامیابی کا واضح ثبوت ہے۔ تیسرا آل انڈیا مقابلہ حفظِ قرآن، حیدرآباد 2026 حیدرآباد کے تیسرے آل انڈیا مقابلہ حفظ قرآن میں 2 لاکھ 45 ہزار روپے کے نقد انعامات کے علاوہ تین عمرہ پیکیجز دیے جائیں گے۔ پہلا انعام: 100000 روپے نقد مع عمرہ پیکیج کے علاوہ دوسرا انعام 50000 روپے نقد مع عمرہ پیکیج کے علاوہ تیسرا انعام 25000 روپے نقد مع عمرہ پیکیج رکھا گیا ہے چوتھے سے دسویں مقام تک کامیاب ہونے والوں کو سات ترغیبی انعامات، فی کس 10000 روپے رکھے گئے ہیں۔ پہلے تین کامیاب حفاظِ کرام کے عمرہ پیکیجس کی اسپانسر شپ عرفات ٹورس حج و عمرہ گروپ، پرانی حویلی، حیدرآباد کی جانب سے کی جا رہی ہے۔ شرائط و ضوابط کی تفصیلات سے واقف کرواتے ہوئے قاری عبدالرحمن نے بتایا کہ مقابلے میں شرکت کے خواہش مند حفاظِ کرام کا مکمل قرآن مجید حفظ ہونا ضروری ہے اور ان کی عمر 30 سال سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ شرکاء کی جانچ حفظ کی مضبوطی، تجوید، مخارج، تلفظ، حسنِ صوت اور معیارِ تلاوت کی بنیاد پر کی جائے گی۔ گزشتہ ایڈیشنز میں پہلا یا دوسرا مقام حاصل کرنے والے حفاظِ کرام دوبارہ شرکت کے اہل نہیں ہوں گے۔ مقابلہ مختلف مراحل، یعنی ابتدائی جانچ، انتخابی مرحلے، سیمی فائنل اور فائنل پر مشتمل ہوگا۔ منتخب فائنلسٹ کے لیے سفر، قیام و طعام کے انتظامات منتظمین کی جانب سے کیے جائیں گے۔ اس عظیم الشان مقابلے کا فائنل دسمبر 2026ء میں حیدرآباد میں منعقد ہوگا، جس کی حتمی تاریخ اور مقام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ: 15- اکتوبر 2026ء ہے فون 9700639314 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ صوت القرآن فاؤنڈیشن پورنیہ کے اشتراک سے خصوصی مقابلہ حفظِ قرآن بھی منعقد کیا جا رہا ہے ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کی قرآنی خدمات کو مزید وسعت دیتے ہوئے صوت القرآن فاؤنڈیشن، پورنیہ، بہار کے اشتراک سے بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ اور مغربی بنگال کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ایک خصوصی مقابلہ حفظِ قرآن منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ مقابلہ 28 اور 29 نومبر 2026ء، بروز ہفتہ و اتوار، مدرسہ تحفیظ القرآن، لائن بازار، پورنیہ، بہار میں منعقد ہوگا۔ اس مقابلے میں 3 الگ الگ زمروں میں 1 لاکھ 87 ہزار 500 روپے کے نقد انعامات اور ایک عمرہ پیکیج دیا جائے گا۔ گروپ اول لڑکوں کے لیے (مکمل حفظِ قرآن) ہوگا جس میں پہلا انعام عمرہ پیکیج۔ دوسرا انعام: 41000 روپے نقد" اور اور تیسرا انعام: 31000 روپے نقد ہوگا گروپ دوم لڑکیوں کے لیے (مکمل حفظِ قرآن) رکھا گیا ہے پہلا انعام: 41000 روپے نقد۔ دوسرا انعام 31000 روپے نقد۔ اور تیسرا انعام: 21000 روپے نقد ہوگا۔ گروپ سوم لڑکے و لڑکیاں (دس پاروں کا حفظ) کے لیے رکھا گیا ہے جس میں پہلا انعام: 10000 روپے نقد۔ دوسرا انعام: 7500 روپے نقد۔ اور تیسرا انعام: 5000 روپے نقد رکھا گیا ہے تمام شرکاء کے لیے مقررہ عمر، حفظ کی اہلیت اور دیگر شرائط و ضوابط کی پابندی ضروری ہوگی۔ اس کے لیے رجسٹریشن کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2026 مقرر کی گئی ہے مزید تفصیلات کے لیے فون 8521195340 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے دونوں مقابلوں میں مجموعی طور پر 8 لاکھ روپے سے زائد کے انعامات رکھے گئے ہیں۔ دونوں مقابلوں کے لیے اعلان کردہ انعامات کی تفصیلات درج ذیل ہیں: حیدرآباد مقابلے کے نقد انعامات: 245000 روپے اور پورنیہ مقابلے کے نقد انعامات: 187500 روپے رکھے گئے ہیں اس طرح سے مجموعی نقد انعامات 432500 روپے ہیں چار عمرہ پیکیجز کی مالیت: 400000 روپے ہے انعامات کی مجموعی مالیت: 832500 روپے ہے قاری عبدالرحمن نے بتایا کہ ان مقابلوں کا مقصد حفاظِ قرآن کی عزت افزائی اور نئی نسل کو قرآن مجید سے وابستہ کرنا ہے اس موقع پر ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کے بانی و چیئرمین قاری محمد عبدالرحمن نے اپنے بیان میں کہا الحمدللہ! یہ ہمارے لیے نہایت اعزاز اور باعثِ سعادت ہے کہ ایس آر زیڈ ماہر القرآن ایوارڈز حیدرآباد کو حرمین شریفین کے معزز ائمہ کرام، عالمی شہرت یافتہ علمائے دین، مشائخ اور ممتاز قراء کی جانب سے پذیرائی، حوصلہ افزائی اور دعائیں حاصل ہوئی ہیں۔ ہمارا مقصد محض مقابلے منعقد کرنا اور انعامات تقسیم کرنا نہیں، بلکہ نئی نسل کے دلوں میں قرآن مجید کی محبت پیدا کرنا، حفاظِ کرام کی حوصلہ افزائی کرنا اور انہیں قومی و بین الاقوامی سطح پر ایک باوقار مقام فراہم کرنا ہے۔ ہر حافظِ قرآن ہماری ملت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ ایک حافظ کی تیاری کے پیچھے برسوں کی محنت، قربانی، اساتذہ کی جدوجہد اور والدین کی دعائیں شامل ہوتی ہیں۔ ایسے حفاظِ کرام یقیناً عزت، احترام، حوصلہ افزائی اور پذیرائی کے مستحق ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ حیدرآباد کو حفظِ قرآن، تجوید اور حسنِ تلاوت کے ایک عالمی مرکز کی حیثیت حاصل ہو اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں، چھوٹے شہروں، دیہاتوں اور مدارس میں موجود باصلاحیت حفاظِ کرام کو بھی اپنی صلاحیتیں پیش کرنے کا مناسب موقع ملے۔ صوت القرآن فاؤنڈیشن پورنیہ کے ساتھ ہمارا اشتراک اسی مقصد کی جانب ایک اہم قدم ہے، جس کے ذریعے بہار، جھارکھنڈ، اڈیشہ اور مغربی بنگال کے حفاظِ کرام کو آگے بڑھنے اور اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔

آل بھیونڈی اذان مقابلہ میں محمد علی فہیم خان نے حاصل کی پہلی پوزیشن

طلبہ کی صلاحیتوں کا مظاہرہ، اذان کی دینی اہمیت اور اسلامی شعائر سے نئی نسل کی وابستگی پر زور

بھیونڈی: ۱۴/ اکتوبر (شارف انصاری): - آل بھیونڈی اذان مقابلہ 2026 میں دارالعلوم دینیات بھیونڈی کے طالب علم محمد علی فہیم خان نے پہلی پوزیشن حاصل کر کے اپنے ادارے کا نام روشن کیا۔ یہ مقابلہ 30 ستمبر 2026 کو بھیونڈی کے بھائی جان ڈھابا میں بھارت شکتی سماچار کے زیرِ اہتمام منعقد کیا گیا، جس میں طلبہ نے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مقابلے کی نگرانی مولانا محمد اسعد قاسمی اور بھارت شکتی سماچار کے ڈائریکٹر فخر عالم نے کی، جبکہ منصفین کے فرائض مولانا رئیس احمد ندوی اور قاری ظفر عالم نے انجام دیے۔ اس موقع پر مولانا رئیس احمد ندوی نے اذان کی دینی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اذان اسلام کا عظیم شعار اور مسلمانوں کی دینی شناخت کی نمایاں علامت ہے۔ نئی نسل کو اذان کے معانی، مقصد اور عظمت سے واقف کرانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس طرح کے مقابلے طلبہ میں دینی ذوق پیدا کرنے، ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اسلامی شعائر سے وابستگی مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ طلبہ کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ان کی دینی و اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے، تاکہ وہ مستقبل میں دین وملت کی بہتر انداز میں خدمت کرسکیں۔ دارالعلوم دینیات بھیونڈی کے طالب علم محمد علی فہیم خان کی اس کامیابی پر ادارے کے اساتذہ اور متعلقین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ یہ مقابلہ طلبہ میں اذان سے دلچسپی پیدا کرنے، ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور اسلامی شعائر کی اہمیت کو نئی نسل تک پہنچانے کی ایک قابل ستائش کوشش ثابت ہوا۔

بی ایم سی کی فکسڈ ڈپازٹس میں 4344 کروڑ روپے کی کمی، ورشا گائیکواڑ کا حساب پیش کرنے کا مطالبہ

ممبئی: ۱۴/اکتوبر (نامہ نگار): ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی مدتی جمع رقم (فکسڈ ڈپازٹس) میں تقریباً 4,344 کروڑ روپے کی کمی کے معاملے پر ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے میونسپل انتظامیہ سے اس کی تفصیلات عوام کے سامنے پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بی ایم سی کی جمع رقم میں ہونے والی کمی کی وجوہات واضح کی جائیں اور بتایا جائے کہ شہریوں کی یہ رقم کن کاموں پر خرچ کی گئی ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق، 30 جنوری 2026 کو بی ایم سی کی فکسڈ ڈپازٹس تقریباً 67449 کروڑ روپے تھیں، جو 31 مارچ 2026 تک گھٹ کر تقریباً 63105 کروڑ روپے رہ گئیں۔ اس طرح صرف دو ماہ کے دوران جمع رقم میں تقریباً 4344 کروڑ روپے کی کمی درج کی گئی۔ اس بڑی کمی کے پیش نظر میونسپل کارپوریشن کے مالی انتظام اور اخراجات کے بارے میں وضاحت ضروری ہو گئی ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے مطالبہ کیا کہ میونسپل انتظامیہ اس بات کی تفصیلات فراہم کرے کہ فکسڈ ڈپازٹس سے نکالی گئی رقم کہاں استعمال ہوئی، کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی گئی اور کتنی رقم دیگر مالی ضروریات کے لیے استعمال کی گئی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ممبئی کے شہریوں کو میونسپل کارپوریشن کے مالی معاملات اور عوامی رقم کے استعمال سے متعلق مکمل معلومات ملنی چاہئیں۔ بی ایم سی کے پاس موجود فکسڈ ڈپازٹس شہری ترقیاتی کاموں اور بنیادی سہولتوں کے لیے ایک اہم مالی وسیلہ ہیں۔ سڑکوں کی تعمیر و مرمت، پانی کی فراہمی، صحت، صفائی، نکاسی آب اور دیگر شہری خدمات پر بڑے پیمانے پر اخراجات کیے جاتے ہیں۔ ایسے میں جمع رقم میں ہزاروں کروڑ روپے کی کمی کے اسباب اور اس کے استعمال کی تفصیلات سامنے آنا ضروری ہے۔ ورشا گائیکواڑ نے میونسپل انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ فکسڈ ڈپازٹس میں کمی کی مکمل تفصیلات، رقم کے استعمال اور آئندہ مالی منصوبہ بندی سے متعلق واضح معلومات عوام کے سامنے رکھے، تاکہ شہریوں کو معلوم ہو سکے کہ ان کی رقم کہاں اور کس مقصد کے لیے خرچ کی جا رہی ہے۔

رشمیکا منڈنا اور وجے نے تمل ناڈو کے سی ایم تھالاپتی وجے سے ملاقات کی، خصوصی پیغامات کے ذریعے احترام کا اظہار

ممبئی: ۱۴/اکتوبر (ایم ملک) رشمیکا منڈنا اور وجے دیوراکونڈا نے حال ہی میں تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجے سے ملاقات کی۔ دونوں اداکاروں نے اپنے دلی پیغامات سے اس خاص موقع کو اور بھی یادگار بنا دیا۔ انہوں نے اداکار سے سیاست داں بننے کے لیے اپنی تعریف اور احترام کا اظہار کیا۔ یہ ملاقات رشمیکا کے لیے بہت خاص تھی۔ وہ کئی سالوں سے تھلاپتی وجے کی مداح رہی ہیں اور یہاں تک کہ انہیں ان کے ساتھ فلم "واریسو" میں کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ مداح کے طور پر ان کی تعریف کرنے سے لے کر ان کے ساتھ کام کرنے تک اور اب انہیں چیف منسٹر کا کردار کرتے ہوئے دیکھ کر اداکارہ نے بتایا کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے لیے ان کی عزت اور تعریف کیسے بڑھی ہے۔ رشمیکا نے اپنے انسٹاگرام پر لکھا، × "طویل عرصے کے بعد وجے سر سے ملنے کا موقع ملا۔ جب تک مجھے یاد ہے میں ان کی مداح ہوں، پھر مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، اور آج میں وزیر اعلیٰ کے طور پر ان کی تعریف کرتی ہوں! ان کا سفر واقعی ناقابل یقین ہے! وجے دیوراکونڈا نے بھی تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کا اپنا تجربہ شیئر کیا اور اسے بہت یادگار قرار دیا۔ انہوں نے لکھا، "سب سے پیارے تھلاپتی وجے سر کے ساتھ بہت اچھا وقت گزرا۔ ایک مصروف دن کے باوجود، انہوں نے اتنی گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا اور زندگی، کام اور دنیا کے بارے میں اپنے بہت سے ذاتی تجربات شیئر کیے۔ صرف ایک ملاقات میں، سر میرے پسندیدہ لوگوں میں سے ایک بن گئے۔ یہ ملاقات رشمیکا منڈنا اور وجے دیوراکونڈا کی تھلاپتی وجے کی تعریف کی ایک خوبصورت جھلک پیش کرتی ہے۔ دونوں اداکاروں کے پیغامات نے نہ صرف وجے کی مقبول اداکار کے طور پر مقبولیت کی عکاسی کی بلکہ ملاقات کے دوران ان کے گرمجوشی اور گرمجوشی کی بھی تعریف کی۔

آپ کا ایک ووٹ نئی تاریخ بنانے کے لے بیتاب ہے

مراٹھواڑہ بھر کے کالجس میں انجینئر عقیل احمد کی کارنر میٹنگس

جالنہ: ۱۴/اکتوبر (نامہ نگار): گریجویٹ الیکشن میں ووٹ حاصل کرنے کے ووٹرس اور ایک مسائل کو باقی رکھنے کے لیے لاکا اعتمادی مسلسلہ جاری ہے اس روایت کو توڑنے کے لے ضروری ہے کہ ایک نیا لکھا ہوا تبدیلی ہے اس جانب اپنی توجہ اور کوششوں کو مرکوز کریں۔ اسی طرح گریجویٹ حلقہ انتخاب میں مسلم ووٹرس کی بڑی تعداد موجود ہے۔ اگر یہ ووٹ اکٹھا ہو، متحدہ طور میرے حق میں کرے تو آپ کا ایک ووٹ یقیناً نئی تاریخ بنانے کے لیے... اسی طرح کا اظہار خیال اورنگ آباد گریجویٹ حلقہ انتخاب کے آزاد امیدوار انجینئر عقیل احمد نے مراٹھواڑہ کے اہم کالجس میں جاکر منعقدہ کارنر میٹنگس میں اپنی مخاطبت کے دوران کی۔ واضح رہے کہ انجینئر عقیل احمد گزشتہ ایک سال سے گریجویٹ حلقہ انتخاب کے میدان میں کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں اور انھوں نے پورے مراٹھواڑہ کے ملاقاتی دورہ کے دوران تقریباً 37 ہزار سے زائد ناموں کا اندراج کیا ہے۔ انجینئر عقیل احمد نے مزید بتایا کہ آج ہمارے ساتھی مراٹھواڑہ کے آٹھ اضلاع کے 76 تعلقوں میں گریجویٹ ووٹرس کے رابطے میں ہیں۔ ساتھ ہی انھوں نے دو امیدواروں نے اپنی تائید دی ہے... مراٹھواڑہ کی تعلیمی درسگاہوں کے... تنظیم، دینی جماعتوں کے اکابرین، اساتذہ، تنظیم، بیروزگار گریجویٹ نوجوان، سے ملنا تعاون یقیناً میری جیت کے لے اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ ووٹرس کے استحصال پر انھوں نے کہا کہ پچھلے ہر الیکشن میں ووٹرس سے بڑے بڑے وعدے کیے گئے لیکن ان وعدوں پر عمل پیرائی آج تک نہیں ہوئی۔ وہی ایک بھی ٹھوس کام اسمبلی میں پیش نہیں کیا گیا اور نہ ہی کوئی سہولیات میسر آئی۔ گریجویٹ ووٹرس کو دن میں خواب دکھائے... لیکن اس میدان میں خواب دکھانے نہیں بلکہ انہیں خوابوں کو ساکار کرنے آیا ہوں۔ عصری مدارس کی ترقی اور بنیادی سہولیات کی فراہمی نیز ضلع سطح پر ایم پی ایس سی اور یو پی ایس سی مراکز کے قیام کے ساتھ اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کرانا میری اولین ترجیحات میں شامل ہیں۔ اخیر میں انھوں نے گریجویٹ رائے دہندگان سے پرزور اپیل کی کہ سیاست دانوں اور قوم کو فروخت کرنے والے دلالوں کے آلہ کار نہ بنتے ہوئے اپنے ووٹ کو میرے حق میں استعمال کرے...

ریلوے ٹریکس پر بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے باعث متعدد ٹرینیں منسوخ

نانڈیڑ: ۱۴/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): گنٹکل ڈویژن کے گوتی روڈ- رینی گنٹا- تروپتی سیکشن میں رینی گنٹا یارڈ کی ری ماڈلنگ (تعمیر نو) اور الیکٹرانک انٹرلاکنگ سسٹم کو فعال کرنے کے کاموں کے باعث ریلوے انتظامیہ کی جانب سے متعدد ٹرینوں کو منسوخ کر دیا گیا ہے، جس کی تفصیلات کے مطابق گاڑی نمبر 07603 نانڈیڑ- تروچتور اسپیشل منگل ۱۵ دسمبر اور ۲۲ دسمبر ۲۰۲۶ کو (کل ۲ پھیرے)، گاڑی نمبر 07604 تروچتور- نانڈیڑ اسپیشل بدھ ۱۶ دسمبر اور ۲۳ دسمبر ۲۰۲۶ کو (کل ۲ پھیرے)، گاڑی نمبر 07814 جالنہ- تروپتی اسپیشل جمعرات ۱۲ نومبر ۲۰۲۶ کو (۱ پھیرا)، گاڑی نمبر 07815 تروپتی- جالنہ اسپیشل جمعہ ۱۳ نومبر ۲۰۲۶ کو (۱ پھیرا)، گاڑی نمبر 17637 جالنہ- تروچتور ٹرین پیر ۱۴ دسمبر اور ۲۱ دسمبر ۲۰۲۶ کو (کل ۲ پھیرے)، جبکہ گاڑی نمبر 17638 تروچتور- جالنہ ٹرین منگل ۱۵ دسمبر اور ۲۲ دسمبر ۲۰۲۶ کو (کل ۲ پھیرے) مکمل طور پر منسوخ رہے گی؛ اس کے علاوہ، چکر دھر پور ڈویژن میں جھارسوگوڈا اسٹیشن کے پنجر یارڈ کی ری ماڈلنگ کے باعث گاڑی نمبر 12767 نانڈیڑ- سنترا گاچھی ایکسپریس ہر پیر مورخہ ۲۳ و ۳۰ نومبر ۲۰۲۶، ۷، ۱۴، ۲۱ اور ۲۸ دسمبر ۲۰۲۶، نیز ۴ اور ۱۱ جنوری ۲۰۲۷ کو (کل ۸ پھیرے)، اور گاڑی نمبر 12768 سنترا گاچھی- نانڈیڑ ایکسپریس ہر بدھ مورخہ ۲۵ نومبر ۲۰۲۶، ۲، ۹، ۱۶، ۲۳ اور ۳۰ دسمبر ۲۰۲۶، نیز ۶ اور ۱۳ جنوری ۲۰۲۷ کو (کل ۸ پھیرے) منسوخ کر دی گئی ہے۔ ان اہم تبدیلیوں کے پیش نظر ساؤتھ سینٹرل ریلوے کے نانڈیڑ ڈویژن نے تمام مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ٹرینوں کی منسوخی کے ان اطلاعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے سفری پیشگی منصوبہ بندی کریں تاکہ انہیں کسی بھی قسم کی زحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

نانڈیڑ کے نوجوان کے قتل معاملے میں مفرور ملزم بھوپال سے گرفتار، 17 اکتوبر تک پولیس تحویل

بین ذات شادی کی مخالفت پر شیوم گائیکواڑ کے قتل کا الزام، نام تبدیل کر کے بھوپال کی مرکزی جیل میں تھا قید

نانڈیڑ: ۱۴/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): نانڈیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں درج بین ذات شادی کی مخالفت کے سبب قتل کے سنگین معاملے میں گزشتہ 2 سال سے مفرور ملزم پلویندر سنگھ پھمن سنگھ چوہان کو مدھیہ پردیش کے بھوپال سے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ملزم ایک دوسرے معاملے میں اپنا نام تبدیل کر کے بھوپال کی مرکزی جیل میں قید تھا۔ پولیس نے پروڈکشن وارنٹ کے ذریعے اس کا قبضہ حاصل کرتے ہوئے نانڈیڑ لایا اور عدالت میں پیش کیا، جہاں عدالت نے اسے 17 اکتوبر 2026 تک پولیس تحویل میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ضلع نانڈیڑ میں مختلف پولیس اسٹیشنوں میں درج سنگین جرائم کے مفرور اور مطلوب ملزمین کی گرفتاری کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم چلائی جارہی ہے۔ اسی مہم کے تحت نانڈیڑ دیہی پولیس نے قتل کے معاملے میں طویل عرصے سے مفرور ملزم کا سراغ لگا کر اسے گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ پولیس میں درج شکایت کے مطابق، اس معاملے کے شکایت کنندہ کرن سورج گائیکواڑ (عمر 21 سال، ساکن ہمال پورہ، سانگھے چوک، نانڈیڑ) کے بھائی متوفی شیوم سورج گائیکواڑ کی سمرن نامی لڑکی سے محبت تھی۔ دونوں نے بین ذات شادی کی تھی۔ اسی شادی کی مخالفت کرتے ہوئے ملزم دیوانش عرف دیوان سنگھ کرن سنگھ سکروار (عمر 28 سال، ساکن مدھیہ پردیش، حال مقیم اپل نگر، نانڈیڑ) اور پلویندر سنگھ پھمن سنگھ چوہان (عمر 29 سال، ساکن جگجت سنگھ روڈ، شہید پورہ، نانڈیڑ) مبینہ طور پر شیوم کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ 20 ستمبر 2024 کی رات بین ذات شادی کی مخالفت کے سبب ملزمین نے مبینہ طور پر تلوار سے شیوم کے سر اور گردن پر حملہ کرکے اسے قتل کردیا۔ بعد ازاں ثبوت مٹانے کی غرض سے لاش گوداوری ندی میں پھینک دی گئی۔ اس معاملے میں نانڈیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرائم نمبر 862 / 2024 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہیتا کی متعلقہ دفعات 103 (1)، 238 اور 3 (5) کے علاوہ درج فہرست ذات و قبائل (مظالم کی روک تھام) قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس معاملے کی ابتدائی تحقیقات اس وقت کے سب ڈویژنل پولیس افسر سشیل کمار نائک نے کی تھیں۔ تحقیقات کے بعد پہلے ملزم دیوانش سکروار کے خلاف 24 دسمبر 2024 کو عدالت میں فرد جرم داخل کی گئی تھی۔ اس معاملے کے دوسرے اہم ملزم پلویندر سنگھ چوہان کے جرم کے بعد سے مفرور ہونے کے باعث اس کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی گئی تھی۔ پولیس کو خفیہ اطلاع ملی کہ پلویندر سنگھ چوہان مدھیہ پردیش کے بھوپال کی مرکزی جیل میں قید ہے۔ تحقیقات کے دوران معلوم ہوا کہ ملزم نے اپنی شناخت تبدیل کر کے خود کو بلکار سنگھ ولد پھمن سنگھ (عمر 25 سال، ساکن گردوارہ گیٹ نمبر 5، شہید پورہ، نانڈیڑ) ظاہر کیا تھا۔ اسی نام سے وہ ریلوے پولیس کے مقدمہ نمبر 674 / 2026 میں بھوپال کی مرکزی جیل میں قید تھا۔ اطلاع کی تصدیق کے بعد مجاز عدالت سے پروڈکشن وارنٹ حاصل کیا گیا اور پولیس سب انسپکٹر رویندر تارو کی قیادت میں پولیس ٹیم کو بھوپال روانہ کیا گیا۔ پولیس ٹیم نے ملزم کو اپنی تحویل میں لے کر نانڈیڑ منتقل کیا، جہاں اسے باضابطہ طور پر گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے ملزم کو 17 اکتوبر 2026 تک پولیس تحویل میں رکھنے کی منظوری دی ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گروکی رہنمائی میں سب ڈویژنل پولیس افسر، اتوارہ سب ڈویژن، پرشانت شندے اور ان کی تفتیشی ٹیم نے انجام دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہاراشٹر کے ۳۰۴ تعلقے قحط زدہ قرار، تدارکی اقدامات کے نفاذ کی ہدایت

ممبئی / نانڈیڑ: ۱۴/اکتوبر (نامہ نگار): ریاست میں خریف سیزن ۲۰۲۶ کے دوران بارش کی کمی اور دیگر متعلقہ عوامل کے پیش نظر ٹرگر-1 اور ٹرگر-2 کی بنیاد پر مجموعی طور پر ۳۰۴ تعلقوں کو قحط زدہ قرار دے دیا گیا ہے، جس کے حوالے سے امداد اور بحالی کے وزیر مکرند جادھو پاٹل نے ضلعی کلکٹرز کو ہدایت دی ہے کہ وہ فصلوں کے نقصان کا تخمینہ (پنچنامہ) فوری طور پر شروع کریں۔ اس سے قبل ۲۶ ستمبر ۲۰۲۶ کو ٹرگر-1 کے تحت ۲۶۵ تعلقوں کو قحط زدہ قرار دیا گیا تھا، جس میں اب ٹرگر-1 اور ٹرگر-2 کی بنیاد پر مزید ۳۹ تعلقوں کو شامل کر کے یہ تعداد ۳۰۴ ہو گئی ہے، جہاں کسانوں اور شہریوں کو راحت فراہم کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے ۱۲ مختلف تدارکی اسکیموں اور مراعات کا اطلاق کیا جائے گا: ان اقدامات میں اراضی کے محصول میں چھوٹ، فصلی قرضوں کی تنظیم نو، زراعت سے متعلق قرضوں کی وصولی پر التوا، زرعی پمپوں کے موجودہ بجلی کے بلوں میں چھوٹ، اسکول اور کالج کے طلباء کی امتحانی فیس معافی، روزگار گارنٹی اسکیم کے تحت کاموں کے آغاز کے لیے شرائط میں نرمی، ضرورت کے مطابق ٹینکروں کے ذریعے پانی کی فراہمی، قحط زدہ دیہات کے کسانوں کے زرعی پمپوں کے بجلی کنکشن نہ کاٹنے، کسانوں اور زرعی مزدوروں کے لیے اناج کی دستیابی یقینی بنانے، جانوروں کے چارے کا انتظام کرنے، آبی تحفظ کے کام شروع کرنے اور پینے کے پانی و جانوروں کے پانی کی مناسب منصوبہ بندی شامل ہے۔ وزیر موصوف نے واضح کیا کہ قحط زدہ علاقوں میں کلکٹرز فوری طور پر پنچنامے مکمل کر کے متاثرہ رقبے کی حالت ظاہر کرنے والی تصاویر اور جی پی ایس کوآرڈینیٹس پر مشتمل رپورٹ محکمہ زراعت کے کمشنر کے ذریعے حکومت کو پیش کریں، جس کے بعد فصلوں کے نقصان پر دی جانے والی مالی امداد کے لیے ایک الگ سرکاری قرارداد جاری کی جائے گی۔

نانڈیڑ ضلع میں ابھی سے شدید آبی بحران، بورویل اور کنویں سوکھ گئے

نانڈیڑ: ۱۴/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): کڑکتی دھوپ، سوکھے ہوئے بورویل، کنویں، ندیاں اور نالوں کی وجہ سے اکتوبر کے دوسرے ہفتے میں ہی شہر اور ضلع بھر میں پانی کی شدید قلت کے اثرات نمایاں ہونے لگے ہیں، جبکہ اس سنگین بحران پر قابو پانے میں ضلعی انتظامیہ مکمل طور پر بے بس نظر آرہی ہے اور یہ ایک بہت بڑا سوال پیدا ہوگیا ہے کہ آنے والے وقت میں چارے اور پانی کی قلت کا سامنا کیسے کیا جائے گا۔ تفصیلات کے مطابق، ریاستی حکومت کی جانب سے ضلع کے ۱۴ تعلقوں کو قحط زدہ قرار دے کر وہاں معائنے اور پنچنامے کا عمل مکمل کرلیا گیا ہے لیکن دسہرہ سر پر ہونے کے باوجود اب تک حکومت کو امداد کی تقسیم کا کوئی وقت نہیں مل سکا ہے؛ اگرچہ حکومت کی جانب سے دیوالی سے قبل امداد کی فراہمی کے دعوے کیے جارہے ہیں، لیکن کسان ابھی تک مدد کے لیے دہائیاں دے رہے ہیں۔ دوسری جانب، شدید گرمی اور تپش کے باعث ربیع کی فصلوں کے بھی خطرے میں پڑنے کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے، جبکہ زیر زمین پانی کی سطح خطرناک حد تک گہرائی میں چلے جانے سے گھروں کے بورویلز اور دیہی علاقوں کے عوامی ہینڈ پمپس نے کام کرنا بند کردیا ہے، جس سے جانوروں کے چارے کا مسئلہ انتہائی سنگین صورت اختیار کرگیا ہے۔ جہاں ایک طرف دیہی علاقوں میں کھیتی باڑی تو دور کی بات، شہریوں اور جانوروں کی پیاس بجھانے کے لیے بھی پانی دستیاب نہیں ہے، وہیں دوسری طرف نانڈیڑ شہر میں بڑے پیمانے پر پانی کے ضیاع کا افسوسناک منظر دیکھنے کو مل رہا ہے؛ شہر میں اگرچہ ہر چار دن کے وقفے سے پانی سپلائی کیا جارہا ہے، لیکن گزشتہ کئی سالوں سے یہ روایت چل رہی ہے کہ کئی محلوں میں نلوں کا پانی سڑکوں اور نالیوں میں گھنٹوں بہتا رہتا ہے اور کوئی بھی نل بند کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے نے عوام سے پانی احتیاط سے استعمال کرنے کی پرزور اپیل کی ہے، تاہم اس بے دریغ استعمال پر میونسپل کارپوریشن کا کوئی کنٹرول نہ ہونا انتہائی تشویشناک ہے۔ عام شہریوں کے ساتھ ساتھ جنگلی حیات بھی پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں اور خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ پانی کی تلاش میں جنگلی جانور اب انسانی آبادیوں کا رخ کرسکتے ہیں۔ اس متضاد صورتحال کا المیہ یہ ہے کہ جہاں ایک طرف پانی کی شدید قلت ہے، وہیں شہر میں فلک بوس عمارتوں کی تعمیرات زور و شور سے جاری ہیں اور نئی تعمیرات کے لیے دھڑا دھڑ لائسنس بھی بانٹے جارہے ہیں؛ ایسے میں یہ سوالیہ نشان کھڑا ہوگیا ہے کہ کیا میونسپل کارپوریشن انتظامیہ تعمیراتی کاموں میں پانی کے بے تحاشا استعمال کو روکنے کے لیے کوئی سخت قدم اٹھائے گی یا نہیں، کیونکہ انتظامیہ کی اسی لاپرواہی کے باعث ضلع میں ایک طرف پانی کا زبردست ضیاع تو دوسری طرف شدید قحط جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔

کسانوں کو دیوالی سے قبل 5000 روپے کی مالی امداد، خشک سالی سے متاثرہ مزید 40 تعلقوں کا اعلان، فیس معافی کا نیا جی آر جاری

ممبئی: 14/اکتوبر۔ (ورق تازہ نیوز) مہاراشٹر میں خشک سالی سے متاثرہ کسانوں کو راحت پہنچانے کے لیے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے دیوالی سے قبل کسانوں کو 5000 روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی حکومت نے مزید 40 تعلقوں کو خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں شامل کرنے، ربیع کے موسم میں چارے کی فصل اگانے والے کسانوں سے سرکاری ضمانتی قیمت پر چارہ خریدنے اور خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں ضرورت کے مطابق پانی کے ٹینکر فراہم کرنے جیسے اہم فیصلے کیے ہیں۔ حکومت کے ان اعلانات سے خشک سالی کی مار جھیل رہے کسانوں کو بڑی راحت ملنے کی امید ہے۔ وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کابینہ اجلاس کے بعد ذرائع ابلاغ سے بات چیت کرتے ہوئے ان فیصلوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست میں خشک سالی کی سنگین صورتحال کے پیش نظر پہلے ہی 265 تعلقوں میں خشک سالی کا اعلان کیا گیا تھا، تاہم بعض علاقوں سے شکایات موصول ہونے کے بعد صورتحال کا دوبارہ جائزہ لیا گیا۔ حکومت نے ٹرگر ون اور ٹرگر ٹو کے تحت خشک سالی کی صورتحال کا از سر نو جائزہ لینے کے بعد اب مجموعی طور پر 305 تعلقوں میں خشک سالی کا اعلان کیا ہے۔ اس طرح پہلے سے اعلان کردہ 265 تعلقوں کے علاوہ مزید 40 تعلقوں کو خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں شامل کیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ خشک سالی سے متاثرہ علاقوں کے کسانوں کو حکومت کی جانب سے 12 طرح کی رعایتیں فراہم کی جائیں گی، تاکہ انہیں موجودہ مشکل حالات میں معاشی اور زرعی سطح پر راحت مل سکے۔ حکومت نے کسانوں کے مویشیوں کے لیے چارے کی دستیابی کو یقینی بنانے کی غرض سے بھی اہم فیصلہ کیا ہے۔ ربیع کے موسم میں چارے کی کاشت کرنے یا چارے کی فصل اگانے والے کسانوں سے حکومت ضمانتی قیمت پر چارہ خریدے گی۔ اس اقدام سے کسانوں کو اپنی پیداوار کی مناسب قیمت ملنے کے ساتھ خشک سالی کے دوران مویشیوں کے لیے چارے کی قلت دور کرنے میں بھی مدد ملنے کی توقع ہے۔ خشک سالی سے متاثرہ علاقوں میں پینے کے پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے حکومت نے ضرورت کے مطابق پانی کے ٹینکر فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت متعلقہ علاقوں میں پانی کی طلب اور صورتحال کے مطابق ٹینکروں کا انتظام کیا جائے گا تاکہ شہریوں اور دیہی آبادی کو پانی کی فراہمی میں دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

انتخابی تشہیر کے لیے تیار کی جانے والی ویڈیوز میں مذہبی مقامات اورنشانات کے استعمال پر پابندی

امیدواروں کو الیکشن کمیشن کی ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی تاکید

اورنگ آباد: ۱۴/اکتوبر (نامہ نگار): الیکشن کی تشہیر کے دوران آج کل امیدواروں کی کارکردگی اور کامیابیوں کی بجائے ویڈیوز تیار کرکے ان کا سوشل میڈیا پر... عام... الیکشن حاصل کرنے تک عمل کا خاص وقت طلب ہوسکتا ہے۔ اسی لئے اورنگ آباد گریجویٹ الیکشن کے ریٹرننگ افسر اور ڈویژنل کمشنر... نے تمام امیدواروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنی تشہیری ویڈیوز، اخبارات کے اشتہارات، ریڈیو ایف ایم کمرشیلز، سوشل میڈیا پوسٹس اور بلک ایس ایم ایس (Bulk SMS) سمیت تمام تشہیری سرگرمیوں کے لئے الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ضوابط کی سختی سے پاسداری کریں اور انہیں

نشر کرنے سے قبل میڈیا سرٹیفکیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی (MCMC) سے ان کی پیشگی منظوری (پری سرٹیفکیشن) لازمی طور پر حاصل کریں، جو مراٹھواڑہ کے آٹھوں اضلاع کے کلکٹر دفاتر میں قائم کی گئی ہے۔ پروگرام اور ایڈورٹائزنگ کوڈ کے مطابق، انتخابی تشہیر کے لیے تیار کیے گئے مواد میں کوئی بھی ایسا منظر، لفظ یا پیغام شامل نہیں ہونا چاہیے جو فحاشی، توہین، بدنامی، تشدد، افواہ سازی، مذہبی یا نسلی منافرت، اور غیر اخلاقی اقدار کو فروغ دے یا قانون و امن و امان میں بگاڑ کا باعث بنے۔ خاص طور پر الیکشن کمیشن کے رہنما خطوط کے مطابق تشہیری ویڈیوز میں کسی بھی مندر، مسجد، گردوارہ یا دیگر مذہبی مقامات کی تصاویر کے استعمال، فوج یا فوجی افسران کی تصاویر دکھانے، مخالفین کی نجی زندگی پر حملے کرنے یا غیر مہذب زبان استعمال کرنے، ذاتی نوعیت کے بے بنیاد الزامات لگانے، ملکی سالمیت و عدلیہ کی توہین کرنے، ذات پات یا مذہب کی بنیاد پر اشتعال پھیلانے، خواتین اور بچوں کی تضحیک کرنے، اور سگریٹ یا منشیات کی تشہیر کرنے پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے؛ نیز امیدواروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے اشتہارات میں دوسروں پر کیچڑ اچھالنے اور ذاتی نوعیت کے حملے کرنے کے بجائے صرف اپنی مثبت کارکردگی اور کامیابیوں کو اجاگر کریں، بصورت دیگر قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ایس آئی آر رد کرنے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی گرفتاری کا پرزور مطالبہ

ممبئی: ۱۴/اکتوبر (راست): ایس آئی آر رد کرو، ۱۳/کروڑ ووٹروں کے ووٹ کا حق چھیننے والے گیانیش کمار کو گرفتار کرو اور ووٹ چورگدی چھوڑ کا نعرہ بلند کیا گیا۔ سی پی آئی کی مقامی یونٹ اور دیگر تنظیموں کی جانب سے ایک نمبر فائر بریگیڈ تک مورچہ نکالا گیا۔ مظاہرین بڑا بینر اٹھائے ہوئے تھے جس پر ووٹ چوری، پہلے کی تھی نوٹ بندی اب کررہے ہیں ووٹ بندی، نعرہ لکھا ہوا تھا۔ اس موقع پر ابراہیم تھامس، رئیس شیخ، لارژی ورگیس، ورگنا سالوے، نثار علی اور ایڈوکیٹ سعید شیخ نے اظہار خیال کیا۔ ان حضرات نے ووٹ چوری، شہریوں کے ووٹ کا بنیادی حق چھیننے، فارم ۷/ میں من مانے ڈھنگ سے تبدیلی کرنے اور فرضی طریقے سے ووٹ کاٹنے پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ ان سب کا یہی مطالبہ تھا کہ گیانیش کمار کی گرفتاری عمل میں لائی جائے اور اس پورے معاملے کی باریکی سے تفتیش کی جائے تاکہ اس کی مزید پرتیں کھلیں اور یہ واضح ہوسکے کہ اس کا ماسٹر مائنڈ کون تھا؟ ان حضرات کا یہ بھی کہنا تھا کہ "ہم یہ مانتے ہیں کہ گیانیش کمار چھوٹی مچھلی ہیں، وہ اپنی مرضی سے اتنا بڑا قدم کسی صورت نہیں اٹھا سکتے۔ ان کو کس نے اختیار دیا، کون ان کی پشت پناہی کر رہا تھا اور اتنی شدت سے مخالفت کے باوجود کس طرح غلط طریقے سے ایس آئی آر کا عمل آج بھی جاری ہے۔ یہ سب کچھ واضح کیا جانا ضروری ہے۔" مذکورہ مقررین کا اتفاق دیتے ہوئے یہ بھی کہنا تھا کہ "یہ آخری مورچہ نہیں ہے بلکہ جب تک عام آدمی کے ووٹ کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت نہیں مل جاتی، ہم سب وقفے وقفے سے اس کے خلاف آواز بلند کرتے رہیں گے۔"

دوران حج عازمین کی رہنمائی اور معاونت کیلئے حج انسپکٹر کا انٹرویو

ممبئی: ۱۴/اکتوبر (ایجنسی): دوران حج عازمین حج کی رہنمائی اور معاونت کے لیے حج انسپکٹر کا انتخاب کرنے کے لیے حج ہاؤس میں ریاستی حج کمیٹی کی جانب سے ۲ دن تک انٹرویو لیا گیا۔ منتخب کیے جانے والے امیدواروں کے ناموں کا اعلان ۱۹/اکتوبر تک متوقع ہے۔ اس دفعہ حج انسپکٹر کی خدمات کے لئے ایک تبدیلی کی گئی ہے کہ ۱۳۵ عازمین حج پر ایک حج انسپکٹر کو مقرر کیا جائے گا جبکہ اس سے قبل تک ۱۵۰/ عازمین پر ایک حج انسپکٹر مقرر کیا جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس طرح حج انسپکٹر مزید بہتر طریقے سے عازمین کی معاونت اور ان کی رہنمائی کرسکے گا۔ حالانکہ یہ تو حج کے ایام میں واضح ہوسکے گا کہ حج انسپکٹر نے واقعی کتنے بہتر انداز میں اپنی ذمہ داری ادا کی؟ دو دن تک جاری رہنے والے انٹرویو کے لئے تین پینل بنائے گئے تھے، اس میں افسران نے ان سے متعدد سوالات کئے اور ان قابلیت وصلاحیت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ امیدواروں میں مرد وخواتین دونوں شامل ہیں۔ فی الوقت مہاراشٹر کو ملنے والا کوٹہ ۱۶/ہزار ۸۰۰/ ہے، اس لحاظ سے ۱۲۴/ حج انسپکٹر کی ضرورت ہوگی۔

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ ضلع نانڈیڑ 431604 سے طبع کرکے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع نانڈیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد تقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف نانڈیڑ کی عدالت میں ہوگی۔

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED